خصوصی نمبر لجنہ اماءاللہ جشن تشکر فیز III حصہ اول

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

جمعرات 9/ فروری 2023ء | 17/ رجب 1444 ہجری قمری | 9/ تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:34

## ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَاِنۡ تَدۡعُ مُثۡقَلَۃٌ اِلٰی حِمۡلِہَا لَا یُحۡمَلۡ مِنۡہُ شَیۡءٌ وَّلَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی ؕ اِنَّمَا تُنۡذِرُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَمَنۡ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفۡسِہٖ ؕ وَاِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ

(فاطر: 19)

ترجمہ: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنے بوجھ کے اٹھانے کے لئے کسی کو پکارے تو اس کا ذرا سا بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو تو تو صرف ان لوگوں کو ہوشیار کرتا ہے جو اپنے رب سے علیحدگی میں بھی ڈرتے ہیں اور نمازیں (باشرائط) ادا کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے وہ صرف اپنی جان کے فائدہ کے لئے پاک ہوتا ہے اور آخر کار سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

## فرمانِ رسولؐ

- حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا: لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔
- آنحضورؐ نے فرمایا: ہمارا رب عزّوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھ کہ کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا؟ پس اگر اس کی نماز مکمل ہو گی تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہو گی تو فرمائے گا کہ دیکھیں! کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے؟ پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہو گی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مؤاخذہ کیا جائے گا۔

(سنن نسائی۔ کتاب الصلوۃ باب المحاسبۃ علی الصلوٰۃ)

## فرمانِ خلیفۂ وقت

### احمدی مسلمان فرض نمازوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ نوافل بھی ادا کرتا ہے

سب سے پہلے جو جائزہ ہوگا وہ نماز کے بارے میں ہوگا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ پس ایک احمدی مسلمان صرف اپنی فرض نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ نوافل بھی ادا کرتا ہے تا کہ کمزوریوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نظارے نظر آتے رہیں۔ اس کی رحمت کی نظر پڑتی رہے اور یہی غیب میں ڈرنا ہے۔ نوافل ادا کرتے ہوئے تو ایک انسان بالکل علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ یہ صورتحال ایک احمدی مسلمان کی ہونی چاہیے۔۔۔

یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اس زمانے میں اس حقیقی اسلام سے آشنا ہوئے، اس حقیقی اسلام کو سمجھا جو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خالص صورت میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر وہ تعلیم اتاری۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۷﴾ (الماعون: 5-6) پس ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ تین چیزیں ہیں۔ نماز پڑھنے والے بھی ہیں۔ ہلاکت ان نماز پڑھنے والوں پر ہو جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور غافل بھی رہتے ہیں اور دکھاوا کرتے ہیں۔ پس ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن نمازیں خدا کے لئے نہیں بلکہ معاشرے کے زیر اثر پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ان میں اخلاقی برائیاں بھی ہیں اس کی طرف وہ توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔ نماز پڑھنے والے کی یہ نشانی ہے کہ اس کے اخلاق بھی اچھے ہوں اور وہ اپنی اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کرے۔

(خطبہ جمعہ 22/ فروری 2008ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

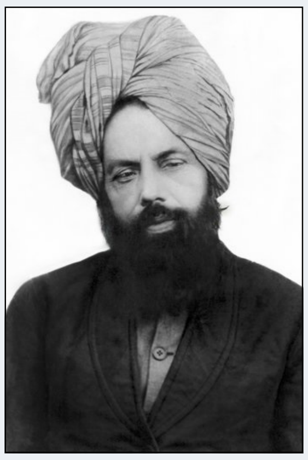

### مفہوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو

- اول مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یاد الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے۔ یعنی گدازش اور رقت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کا انکسار اور ایک تڑپ اور قلق اور تپش اپنے اندر پیدا کرنا اور ایک خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عزوجل کی طرف دل کو جھکانا جیسا کہ اس آیت میں فرمایا گیا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ (المؤمنون: 2-3) یعنی وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نماز میں اور ہر ایک طور کی یاد الٰہی میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں اور رقت اور سوز و گداز اور قلق اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ خشوع کی حالت جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے روحانی وجود کی طیاری کے لئے پہلا مرتبہ ہے یا یوں کہو کہ وہ پہلا تخم ہے جو عبودیت کی زمین میں بویا جاتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 188)

- مفہوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے کہ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ (الماعون: 5-6) ویل ہے ان نمازیوں کے واسطے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہیے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور حرقت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور کرتا ہے کہ اس کو لقاء اور وصال ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا طرح طرح کے طَوق اور قسما قسم کے زنجیر انسان کے گردن میں پڑے ہوتے ہیں اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ دور ہو جاویں پر وہ دور نہیں ہوتے۔ باوجود اس خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے، نفس لوامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں۔ گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے اس کے سوائے کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔ پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔ نماز کیا ہے؟ ایک دعا جو درد، سوزش اور رقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تا کہ یہ بدخیالات اور برے ارادے دفع ہو جاویں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور رِقّت کا ہونا بھی ضروری ہے۔

(بدر جلد 6 نمبر 1-2 مؤرخہ 10/ جنوری 1907ء صفحہ 12)

## اس شمارہ میں

- امت کے گلستاں کی معمار ہے لجنہ (منظوم)
- چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والوں کے لئے دعا کا ایک خصوصی پیکج
- لجنہ اماء اللہ کے قیام کی ضرورت اور اہمیت
- لجنہ اماء اللہ کا قیام اور اس کے اغراض و مقاصد و ذمہ داریاں

## دربارِ خلافت

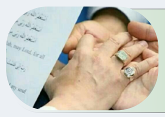

### لجنہ ممبرز کو تبلیغ اور جوبلی سال کے لئے نصائح

مؤرخہ 11/ نومبر 2022ء کو ورچوئل ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ ممبرات کے سوالات کے جواب دیئے۔

**سوال: ہم اسٹوڈنٹ طلبہ کس طرح احسن رنگ میں تبلیغ کرسکتی ہیں؟**

اسی طرح جس طرح میں نے ابھی ان کو بتایا ہے۔لٹریچر دیں، اپنے فیلو اسٹوڈنٹ سے تعلقات بڑھائیں۔ ان کو یونیورسٹی میں بتائیں کہ میں احمدی ہوں۔ اگر آپ کے اچھے اخلاق ہوں گے Morally آپ دوسروں سے بہتر ہوں گی۔ یونیورسٹی میں جب نماز کا وقت ہو گا تو آپ نماز پڑھ رہی ہوں گی تو لڑکیاں آپ کو دیکھ کے سمجھیں گی کہ آپ دوسری لڑکیوں سے تھوڑی مختلف ہیں اور پھر خود بھی تعلق رکھیں گی تو اس طرح تعلق بڑھیں گے۔ اسی طرح تبلیغ کریں۔ اسی طرح پھر یونیورسٹیوں میں اگر ممکن ہو تو سیمینار بھی منعقد کریں۔بعض دفعہ تو دنیاوی موضوعات پر سیمینار ہوتے ہیں اور بعض دفعہ کسی دینی موضوع پر سیمینار ہو جائیں۔ Islam and Extremism پر سیمینار کر لیں یا اس طرح کے اور موضوع پر سیمینار کر لیں۔ اس سے پھر آہستہ آہستہ پتہ لگ جائے گا کہ اسلام کی کیا تعلیم ہے؟ تبلیغ کے بھی رستے کھلیں گے اور آپ کے تعلقات بھی وسیع ہوں گے۔ پہلے تو یہ ہے کہ اپنا دینی علم بڑھائیں۔ دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مضبوط اور staunch احمدی بنائے۔ اس کے بعد پھر نمازوں میں دعاؤں کے ساتھ ساتھ قرآن شریف کا بھی علم حاصل کریں۔ ترجمہ پڑھیں، جماعتی لٹریچر پڑھیں پھر اپنے اچھے اخلاق پیدا کریں۔ اسٹوڈنٹ میں اپنے تعلقات وسیع کریں۔جن کے ساتھ آپ کے فرداً فرداً رابطے ہیں، دوستی ہے، ان کو بھی تبلیغ کریں۔ سیمینار کے ذریعے تبلیغ ہوسکتی ہے پھر جو بہت قریبی دوست ہو جاتی ہیں ان کو اپنے کسی لجنہ کے فنکشن میں لے کے آئیں تو اس طرح پھر آہستہ آہستہ تعلقات وسیع ہو جاتے ہیں۔

**سوال: اس سال ہمارا جوبلی سال ہے تو اس کے لیے ہم نے النصرت رسالے کا سپیشل نمبر نکالنا ہے۔جس کے لیے ہم لجنہ کی تاریخ پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھنا تھا کہ اگر آپ کا کوئی پرسنل واقعہ یا کوئی memory ہو یا حضرت اُمی جان کا کوئی واقعہ یاد ہو یا پھر آپ کی والدہ صاحبہ نے بتایا ہو کہ کس طرح انہوں نے شروع میں بطور لجنہ صدر کام کیا تھا۔**

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’میں نے ان کو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے، اجلاسوں میں جاتے دیکھا ہے۔ لجنہ ہمارے گھر میں ہماری والدہ کے پاس جو کہ ربوہ کی صدر ہوتی تھیں دو، دو گھنٹے کام کرنے کے لئے آجاتی تھیں اور شام کو وہ ہفتے کے مختلف دنوں میں اجلاسوں پر چلی جاتی تھیں۔ یہی ہم نے دیکھا ہے، یہی واقعات ہیں۔ یہی محنت ہے جو وہ پرانے زمانے میں کیا کرتے تھے اور پھر خود ان کا دینی علم بھی ہوتا تھا۔ پس عہدیداروں کو اپنا دینی علم بھی بڑھانا چاہیے۔ یہی ہم نے ان میں دیکھا ہے۔ اسی طرح پھر تاریخ سے تاریخ بنتی چلی جاتی ہے۔‘‘

(الفضل آن لائن مؤرخہ 8/ دسمبر 2022ء)

## دعا کا تحفہ

### راہ سداد کی دُعا

حضرت علیؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا سکھائی اور فرمایا کہ یہ دُعا پڑھتے ہوئے ہدایت سے مراد راہ راست اور ’’راہ سدید‘‘ سے تیر کی طرح سیدھی راہ اپنے ذہن میں مراد لیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ

(مسلم کتاب الذکر)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور پھر راہ سدید پر قائم کر دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 129)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

## امت کے گلستاں کی معمار ہے لجنہ

اللہ کی پیاری ہے لجنہ یہ ہماری
رحمت کی پھواری ہے لجنہ یہ ہماری

مولا کے کرم سے یہ پھل پھول رہی ہے
تنظیم یہ جاری ہے لجنہ یہ ہماری

ہیرے کی پرکھ سب میں ہوتی نہیں یارو
محمود کی پیاری ہے لجنہ یہ ہماری

سورج زمیں پیارے مہدی کے سبھی شاہد
اور بدر بھی واری ہے لجنہ یہ ہماری

جانا نہ کبھی بھی تو نازک سے بدن پر
بے خوف کھلاڑی ہے لجنہ یہ ہماری

کرنے پہ جو آئے تو چھو لے یہ فلک کو
تلوار کی دھاری ہے لجنہ یہ ہماری

عرفان کی سجتی ہے ہر گام پہ محفل
فیضان یہ جاری ہے لجنہ یہ ہماری

امت کے گلستاں کی معمار ہے لجنہ
سرسبز کیاری ہے لجنہ یہ ہماری

قرآں کے صحیفوں پر گہری نظر اس کی
تدریس سے یاری ہے لجنہ یہ ہماری

فہمیدہ بٹ۔ جرمنی

اداریہ

# چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والے افراد و خواتین کے لیے دعا کا ایک خصوصی پیکج

نوٹ: لجنہ اماءاللہ کے سو سالہ جشن پر ادارہ الفضل آن لائن کو مؤرخہ یکم تا 3/ اگست 2022ء اور 22 تا 30/ دسمبر 2022ء 11 شماروں میں 176 صفحات پر مشتمل لجنہ کی تاریخ، اغراض و مقاصد اور ترقیات بیان کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالك

اب تیسرے فیز میں مؤرخہ 9-10-11/ فروری 2023ء کو لجنہ کے حوالہ سے بقیہ مواد قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ اسی دوران مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ پرنسپل جامعۃ المبشرین و نمائندہ الفضل آن لائن برکینا فاسو کا ایک مضمون ’’زندگی تو چالیس سے شروع ہوتی ہے‘‘ الفضل آن لائن میں اشاعت کے لیے موصول ہوا ہے۔ آپ نے نہایت خوبصورتی سے سورۃ الاحقاف آیت 16 سے استفادہ کرتے ہوئے 40 سال کے بعد کی زندگی کی اہمیت بیان کی ہے۔ گو لجنہ ممبر 15 سال کی عمر سے شمار ہوتی ہے۔ لیکن اکثر لجنہ ممبرز 40 سال سے اوپر کی عمر میں زندگی بسر کرتی ہیں اس لیے مکرم چوہدری صاحب موصوف کے مضمون کو آپ کی پیشگی اجازت سے بطور اداریہ عنوان کی تبدیلی کے ساتھ عورتوں کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر ہدیہ قارئین کر رہا ہوں۔ نیا عنوان یہ ہے:

**چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والے افراد و خواتین کے لیے دعا کا ایک خصوصی پیکج**

(ابو سعید۔ ایڈیٹر الفضل آن لائن)

اگر خدا تعالیٰ کا فضل سایہ فگن نہ ہو اور اس کی قدرت کا ہاتھ ہم سے صرف نظر کرتے ہوئے ہر لحہ ہماری پردہ پوشی نہ فرمائے تو شاید ہم میں سے اکثر اپنے اعمال کے باعث ایک دوسرے کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہیں۔ پردہ پوشی کے احسان کے ساتھ رحیم و کریم خدا کا ہم پر یہ بھی رحم ہے کہ ہمیں ایسے دعائیہ کلمات سکھائے جن کے ذریعہ ہم دست دعا بلند کرکے فضل الٰہی کشید کر سکتے ہیں اور مقصد حیات کو پانے کے لیے سعی کر کے منزل تک رسائی پانے کی خاطر سمت درست رکھ سکتے ہیں۔ اگر ہم گریہ و زاری کے ساتھ مالک ارض و سما کے سامنے جھک کر اپنی عاجزی و کم مائیگی کا اظہار نہ کریں تو ہم کیا اور ہماری اوقات کیا۔ اس صورت حال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف میں ایک واضح مثال سے ظاہر فرمایا گیا ہے۔ اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف میں دیکھا کہ ایک نالی بہت لمبی کھدی ہوئی ہے اور اس کے اوپر بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ میں چھری لیے ہوئے تیار ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے جیسے حکم کا انتظار ہے۔ مَیں اس وقت اس مقام پر ٹہل رہا ہوں۔ ان کے نزدیک جا کر مَیں نے کہا کہ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان:78) انہوں نے اسی وقت چھریاں پھیر دیں۔ جب وہ بھیڑیں تڑپیں تو انہوں نے کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ گُوں کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔

(جماعت احمدیہ دہلی کے ایڈریس کا جواب، انوار العلوم جلد 12 صفحہ 84)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں متفرق مواقع کے لیے بے شمار دعائیں سکھائی ہیں کس راہ سے وہ کس کی دعا کو قبول کر لے یہ اس کے احسان پر منحصر ہے۔ آج جس دعا کا ذکر مقصود ہے وہ بطور خاص چالیس سال سے زائد عمر کے لوگوں کے متعلق ہے۔ انگریزی محاورہ ہے کہ life begins at forty کہا جا سکتا ہے کہ چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والے افراد کے لیے دعا کا ایک خصوصی پیکج ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ کُرۡہًا وَّوَضَعَتۡہُ کُرۡہًا ؕ وَحَمۡلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوۡنَ شَہۡرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶﴾

(الاحقاف:16)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔ پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

اس دعا کا نسبتاً تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

## اے خدا! توفیق عطا کر

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ کے خوبصورت الفاظ اور عاجزی کے اظہار کے ساتھ اس دعا کا آغاز کر کے بتا دیا کہ اگر خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق نہ ہو تو ہم کسی قابل نہیں کہ کوئی عمل کر سکیں۔ اگر ہمارے کچھ اعمال تیرے حضور مقبول ہیں تو وہ صرف اور صرف تیری ہی عطا کردہ توفیق کے سبب تھے اور اگر کوئی عمل صالحہ ہم آئندہ کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں وہ بھی تیری دی ہوئی توفیق سے ممکن ہو سکتا ہے۔ کسی ذاتی خوبی، کمال، صفت، علمی یا جسمانی صلاحیت کی وجہ سے ہم اس قابل نہیں کہ اعمال صالحہ بجا لا سکیں۔ ہم تو بے سرو سامانی لیے ہوئے ہیں۔ ہماری بے بضاعتی ہمیں اعمال حسنہ تک کہاں پہنچا سکتی ہے اگر تیری عطا کردہ توفیق نہ ہو۔ رحم فرما اور ہمیں توفیق عطا کر۔

## شکر نعمت

اے خدا! جو کچھ تو نے عطا کیا۔ والدین، صحت، اولاد، مال و دولت، عزت و شہرت، وقار، اعزاز سب کچھ تیری ہی تو عطا ہے۔ بے شمار نعما ہیں جن کا اظہار ممکن نہیں۔ جس قدر تو نے انعامات کیے ان کا شکر تو ممکن نہیں۔ تیرے ہی ارشاد وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا کے تحت اگر ہم تیری عطا کردہ نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو بھی نہیں کر سکتے۔ اس لیے بس یہ توفیق عطا کر کہ افتاں و خیزاں کسی قدر شکر نعمت کر سکیں۔ ہمارے کسی عمل سے ناشکری ظاہر نہ ہو۔ ہمارے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکلے جو تیری ناراضگی کا باعث بنے۔ ہاں تیرے ہی حکم لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (اگر تم شکر ادا کرو گے تو یقیناً میں تمہیں مزید دوں گا) کے پیش نظر ہم شکر نعمت کا اظہار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی کب ممکن ہو سکتا ہے اگر تیری عطا کردہ توفیق نہ ہو۔ ع

کہاں ممکن ہے ترے فضلوں کا ارقام

## والدین پر ہونے والی نعمتوں کا اظہار تشکر

اس دعا میں ایک عجیب نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ بچے اپنے والدین پر ہونے والی نعمتوں کا بھی شکر ادا کرنے والے بنیں۔ والدین زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔ جب بھی کوئی فرد یہ دعا کرے گا تو اپنے والدین پر ہونے والی نعما کا بھی شکر ادا کر رہا ہو گا اور ساتھ خود پر ہونے والے افضال کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگے گا۔ اس طرح ایک نسل نہ صرف اپنے اوپر ہونے والی نعما کے لیے اظہار تشکر کرے گی بلکہ اپنے سے پہلی نسل پر کیے جانے والے افضال کے لیے بھی خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو رہی ہو گی اور اظہار تشکر کی ایک مسلسل زنجیر قائم ہوتی چلی جائے گی۔ دوسرے مقام پر والدین کے لیے رحم مانگنے کی دعا کی تعلیم دی گئی ہے۔ ان سے اگر کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو ہماری دعا سن لے اور ان پر رحم کر۔ ان پر کی جانے والی نعمتوں کا شکر ہم بھی ادا کرتے ہیں۔

## مقبول اعمال صالحہ کی توفیق عطا کر

ایسے اچھے اعمال کرنے کی توفیق عطا کر جن کو تو پسند کرے۔ ممکن نہیں کہ ہم اپنی خوبی کی وجہ سے کوئی عمل کر سکیں جب تک خدا تعالیٰ کا رحم ہمارے شامل حال نہ ہو۔ ہاں جب تو ہمیں توفیق عطا کرے اور ہم اعمال کر بھی لیں پھر بھی ابھی ایک اور منزل تو باقی ہے کہ وہ اعمال مقبول ہوں گے یا رد کر دیے جائیں گے۔ اس لیے ہم مقبول اعمال کی توفیق مانگنے کی استدعا کرتے ہیں۔

## اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر

یہ ایسی خوبصورت دعا ہے کہ جس میں والدین کی طرف سے اظہار تشکر کرنے کے علاوہ اپنی طرف سے شکر نعمت کی توفیق مانگنے کے ساتھ ساتھ اولاد میں نیکی کی بنیاد قائم کرنے کی بھی التجا شامل ہے۔ عام طور پر چالیس سال کی عمر کے افراد کو اولاد کی تعلیم، تربیت، ان کے روزگار اور دیگر معاملات کی وجہ سے فکریں گھیرنے لگتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دعا کے ذریعہ اولاد میں نیکی کی بنیاد قائم کرنے کی التجا کرنے کی طرف توجہ دلا کر بتا دیا کہ اگر اولاد میں نیکی کی بنیاد قائم ہو جائے تو باقی معاملات بھی سہل ہونے لگتے ہیں۔ اس لیے ایک مومن کو اس طرف توجہ رکھنی چاہیے۔

## ذاتی نمونہ قائم کرنے کی کوشش اور توفیق طلب کرنا

دعا کے آخر پر ’’میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔‘‘ کے الفاظ بھی بہت خوبصورت اختتامیہ ہے۔ اس میں جہاں بندے کی طرف سے عاجزی کا اظہار اور خدا تعالیٰ سے وفا کے دیرینہ تعلق کا اشارہ ہے وہاں یہ بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنا ذاتی نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرو اور خاص طور پر اپنی عمر کے اس حصہ میں اپنی کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت کا نہ صرف اظہار بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کرو۔ تا کہ آئندہ نسلیں اس سے اپنی سمت متعین کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس خوبصورت دعا کی برکات سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیں اظہار تشکر اور شکران نعمت کی توفیق دے۔ ہمیں اور ہماری نسل در نسل اولادوں کو اپنے کامل فرمانبردار بندوں میں شامل کر لے۔ آمین

(ابو سعید)

مرسلہ: محمد شاہد تبسم

# لجنہ اماء اللہ کے قیام کی ضرورت اور اہمیت

## تحریر: حضرت سیدہ مریم صدیقہ مرحومہ

جس طرح ایک گاڑی اس وقت تک ٹھیک نہیں چل سکتی جب تک اس کے دونوں پہیے بالکل درست نہ ہوں اور اگر خفیف سا نقص بھی کسی ایک پہیہ میں پایا جائے تو ایسی گاڑی اچھی طرح چل نہیں سکے گی۔ بعینہٖ یہی حال دنیا میں مرد و عورت کا ہے۔ جب تک یہ دونوں دنیائے عمل میں قدم بقدم اور پہلو بہ پہلو نہ چلیں ان کا ترقی کے زینہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ بلکہ جس طرح گاڑی کے ایک طرف کا پہیہ ناقص ہو کر دوسری طرف کے پہیے کے چلنے میں بھی روک ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح اگر عورت ترقی کے میدان میں چلنے کے قابل نہ ہو تو مرد کے ترقی کرنے میں روک ہو گی۔

یہ ازلی قانون قوموں اور ملکوں اور خاندانوں میں یکساں طور پر چلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کی تعلیم و تربیت پر خاص زور دیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ عورت مرد کے کام میں بہت سی سہولت کا باعث بن سکتی ہے۔ عورت کی گود آئندہ نسل کا گہوارہ بھی ہے۔ پس اگر عورتیں اچھی تربیت یافتہ نہ ہوں تو اولاد بھی اچھی اور قابل نہ ہو گی اور جب اولاد اچھی نہ ہوئی تو قوم پروان کس طرح چڑھے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ اگر پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اپنی اصلاح نہ کرلو ہمارے مبلغ خواہ کچھ کریں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔‘‘

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 391)

حضور عورتوں کو مخاطب کر کے مزید فرماتے ہیں:

’’یہ کام ہمارے بس کا نہیں بلکہ یہ کام تمہارے ہی ہاتھوں سے ہو سکتا ہے۔ جب تک ہماری مدد نہ کرو اور ہمارے ساتھ تعاون نہ کرو اور جب تک تم اپنی زندگیوں کو اسلام کے فائدہ کے لیے نہ لگاؤ گی اس وقت تک ہم کچھ نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ نے انسان کے دو حصے کر کے اس کے اندر الگ الگ جذبات پیدا کئے ہیں۔ عورت مرد کے جذبات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتی اور مرد عورت کے جذبات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ پس چونکہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کو پہچاننے سے قاصر ہیں اس لیے مردوں کی صحیح تربیت مرد ہی کر سکتے ہیں اور عورتوں کی صحیح تربیت عورتیں ہی کرسکتی ہیں۔‘‘

(الازہار لذاوت الخمار صفحہ 392)

چونکہ یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ عورتوں کی اصلاح اور تربیت بہتر صورت میں عورتیں ہی کرسکتی ہیں اس لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے لجنہ اماء اللہ قائم فرمائی۔ پس لجنہ اماء اللہ ایک کڑی ہے اس بابرکت نظام کی جس کے ساتھ محکم وابستگی کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ لہٰذا احمدی بہنوں کو چاہیے کہ وہ لجنہ اماء اللہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ نظام سے وابستہ ہوں۔ لجنہ اماء اللہ بائیس سال سے قائم ہے۔ مگر ابھی تک اس کی طرف احمدی مستورات نے بہت کم توجہ کی ہے۔ حالانکہ کوئی ترقی نظام کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ اس وقت تک اگر خواتین میں کچھ بیداری ہے تو وہ زیادہ تو قادیان کی مستورات میں یا معدودے چند اور جگہوں میں جہاں لجنہ قائم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا الہام ’’اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی‘‘۔ کسی ایک شہر یا قصبہ کے لیے مخصوص نہیں بلکہ ساری دنیا کی احمدی عورتوں کے لیے ہے اور یہ اصلاح بغیر منظم ہوئے اور بغیر آپس میں تعاون کئے نہیں ہوسکتی۔ جب تک ہر ایک احمدی عورت یہ نہ سمجھ لے کہ میرا انفرادی وجود کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ میرا وجود دوسرے وجودوں کے ساتھ مل کر ہی طاقت اور قوت پا سکتا ہے۔ اس وقت تک وہ ترقی نہیں کرسکتی اور ظاہر ہے کہ عورتوں کے لیے واحد طریقہ منظم ہونے کا صرف لجنہ اماء اللہ ہے۔ پس ہر احمدی عورت کو چاہیے کہ وہ لجنہ میں شامل ہو اور ہر شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جہاں دو یا دو سے زیادہ احمدی عورتیں رہتی ہوں وہ مل کر لجنہ قائم کر لیں اور ایک دوسرے کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے ایک دوسرے کی کمزوریوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے صبر استقلال اور ہمت کے ساتھ اصلاح کی کوشش کریں۔ میں امید رکھتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک سال کے اندر اندر سارے ہندوستان میں لجنات قائم ہو جائیں گی۔ پس جہاں جہاں اس وقت تک لجنہ قائم نہیں وہاں کی عورتیں بہت جلد اپنے ہاں لجنہ قائم کر کے لجنہ مرکزیہ قادیان کو اطلاع دیں۔

اللہ تعالیٰ کے کام کبھی نہیں رکتے اور بہر حال ہو کر رہیں گے۔ کیونکہ وہ علیم و قدیر ہے اور جو چاہتا ہے کر کے رہتا ہے کسی قسم کی روک اس کے منشاء کو پورا کرنے میں حائل نہیں ہوسکتی پس اپنا کام تو اس نے کرنا ہی ہے اور اپنی قدیم سنت کے مطابق کرنا بھی انسانی ہاتھوں سے ہے۔ پھر کیوں نہ وہ ہاتھ ہمارے ہی ہاتھ ہوں۔ جن سے خدائی کام انجام پا سکیں اور کیوں نہ وہ مبارک ہستیاں ہم ہی ہوں جن سے الٰہی منشاء ظہور پذیر ہو احمدیت کا مقصد اور منتہیٰ ابھی بہت دور ہے۔ جس طرح ایک سیڑھی کے آخری قدم تک نہیں پہنچا جا سکتا جب تک کہ اس کی ایک ایک سیڑھی پر قدم نہ رکھا جائے۔ اسی طرح ہمیں کرنا ہو گا جس زینہ پہ ہم نے چڑھنا ہے اس کا پہلا قدم لجنہ اماء اللہ کا قیام ہے۔ اگر پہلا قدم نہ اٹھایا گیا تو ہم اس مقام تک کیونکر پہنچ سکیں گی جو ہمارا مقصد اور نصب العین ہے۔

میں امید کرتی ہوں کہ میری اس مختصر اور سادہ اپیل پر ہماری بہنیں خود ہی توجہ دے کر اپنی اپنی جگہ لجنہ قائم کریں گی اور اس خدائی نظام کا مفید پرزہ بننے کی کوشش کریں گی۔ جس کے ساتھ ملنے سے ہی ہمارے لیے سب برکت و رحمت کے دروازے کھل سکتے ہیں۔

(مصباح فروری 1945ء بحوالہ خطابات مریم جلد اول جولائی 2008ء صفحہ نمبر 7-9)

## بقیہ: لجنہ اماء اللہ کا قیام...... از صفحہ 5

تو ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے اور صبر اور ہمت سے اصلاح کی جائے نہ کہ ناراضگی اور خفگی سے تفرقہ بڑھایا جائے۔

12. چونکہ ہر ایک کام جب شروع کیا جائے تو لوگ اس پر ہنستے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہیں اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کی ہنسی اور ٹھٹھے کی پرواہ نہ کی جائے اور بہنوں کو الگ الگ مہنوں یا طعنوں یا مجالس کے ٹھٹھوں کو بہادری و ہمت سے برداشت کا سبق اور اس کی طاقت کا مادہ پیدا کرنے کا مادہ پہلے ہی سے حاصل کیا جائے تا کہ اس نمونہ کو دیکھ کر دوسری بہنوں کو بھی اس کام کی طرف توجہ پیدا ہو۔

13. اس امر کی ضرورت ہے کہ اس خیال کو مضبوط کرنے کے لیے اور ہمیشہ کے جاری رکھنے کے لیے اپنی ہم خیال بنائی جائیں اور یہ کام اس صورت میں چل سکتا ہے کہ ہر ایک بہن جو اس مجلس میں شامل ہو اپنا فرض سمجھے کہ دوسری بہنوں کو بھی اپنا ہم خیال بنائے گی۔

14. اس امر کی ضرورت ہے کہ اس کام کو تباہ ہونے سے بچانے کے لیے صرف وہی بہنیں انجمن کی کارکن بنائی جائیں جو ان خیالات سے پوری متفق ہوں اور کسی وقت خدانخوستہ کوئی متفق نہ رہے تو وہ بطیب خاطر انجمن سے علیحدہ ہو جائے یا بصورت دیگر علیحدہ کی جائے۔

15. چونکہ جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں۔ چھوٹے بڑے غریب امیر سب کا نام جماعت ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس انجمن میں غریب امیر میں کوئی تفریق نہ ہو۔ بلکہ غریب اور امیر دونوں میں محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور ایک دوسرے کی حقارت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا مادہ دلوں سے دور کیا جائے کہ باوجود مدارج کے فرق کے اصل میں سب مرد بھائی بھائی اور سب عورتیں بہنیں بہنیں ہیں۔

16. اس امر کی ضرورت ہے کہ عملی طور پر خدمت اسلام کے لیے اور اپنی غریب بہنوں اور بھائیوں کی مدد کے لیے بعض طریق تجویز کیے جائیں اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔

17. اس امر کی ضرورت ہے کہ چونکہ سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ اس لیے دعا کی جائے اور کروائی جائے۔

آخر میں آپ نے لکھا تھا کہ جو اس تحریک کے مندرجات سے متفق ہیں وہ دستخط کر دیں۔ اس پر چودہ خواتین نے دستخط کیے ۔ پہلا نام یہ تھا ’’حضرت ام المؤمنین ام محمود نصرت جہاں بیگم‘‘، یہ دستخط کنندگان حضورؓ کے ارشاد پر 25؍دسمبر 1922ء کو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے گھر جمع ہوئیں۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے بھی خطاب فرمایا۔ اس میں لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ تنظیم کا نام لجنہ اماء اللہ، اللہ کی لونڈیوں کی انجمن تجویز فرمایا۔ آپؓ نے لجنہ کے سپرد جلسہ مستورات کا انتظام کر کے کئی مشورے دیئے اور نصیحتیں کیں۔ حضرت اماں جانؓ لجنہ کی پہلی پریزیڈنٹ منتخب ہوئیں۔ منتخب ہونے کے بعد آپؓ نے حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر کرسیٔ صدارت پر بٹھا دیا۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ حصہ اول صفحہ 66-72)

نعمان احمد احسان

# لجنہ اماء اللہ کا قیام اور اس کے اغراض و مقاصد و ذمہ داریاں

؎ گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے
سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے

لجنہ اماء اللہ کے قیام پر سَو سال ہو گئے۔ الٰہی افضال و برکات کے لیے سالوں اور صدیوں کے پیمانے محفوظ رکھنے سے مستقبل میں مزید ترقی کے لیے یقین، جوش اور جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ دل حمد وشکر میں ڈوب جاتا ہے۔ پہلی صدی میں تخم سے تناور درخت بننے تک پل پل کی تصویر چلا کر وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کے تجربوں، کاوشوں اور قربانیوں سے آگاہی آئندہ آبیاری کرنے والوں کے حوصلوں کو بڑھاتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی صداقت جماعت کی ہمہ جہتی ترقی میں اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے۔فرماتے ہیں:

’’میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

لجنہ اماء اللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد وہی ہیں جو اسلام احمدیت ایک عورت سے تقاضا کرتا ہے۔ خالقِ کائنات کا حقیقی عرفان اور اس پر زندہ ایمان پیدا کرنا۔معبود اور عبد کے درمیان فاصلے کم کرتے کرتے ایک زندہ تعلق پیدا کرنا۔قرآن پاک کو امام، نور اور ہدایت سمجھنا۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچا عشق اور آپؐ کی کامل اتباع کرنا قرآن مجید میں مذکور نیک عورتوں کی صفات پیدا کرنے کی دعا اور کوشش کرنا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

مسلمان ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں۔

(التحریم :6)

حضرت مسیح موعود مہدی معہودؑ کے ہاتھ پر اسلام کے احیائے نَو کے لیے جمع ہونا اور جمع کرنا۔حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا جماعت کو متحد یک جان رکھنے کی کوشش کرنا تا کہ کما حقہ خیر امت کہلا سکیں۔

ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورت کو دورِ جاہلیت کے قَعْرِ مُذَلّت سے نکال کر تعلیم و تربیت سے سنوار کر معاشرے کا قابلِ قدر وجود بنایا تھا۔ مگر اسلام کے انحطاط کے ساتھ عورت کو پھر اس کے حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں صاحبِ کوثر ﷺ کی بیٹیوں کی قسمت چمکی۔ ایک جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ان کی زندگی میں انقلاب لے آئے۔ آپؑ کی حیات بخش دعاؤں، تعلیم اور تربیت نے ایسے ایسے قابل رشک ہیرے تراشے جن کی روشنی نے نئے آسمان اور نئی زمین میں اُجالا کر دیا۔ آپؑ کی قوتِ قدسیہ نے بیداری کی لہر پیدا کی۔عورتیں جو اپنی پیدائش کی غرض سے بے خبر ہو کر صرف گھر داری میں جاہل غلاموں جیسی زندگی بسر کر رہی تھیں اپنے اللہ سے تعلق بڑھانے کے لیے دین سیکھنے کی شیدائی ہوگئیں۔ اس ضمن میں دو ایمان افروز واقعات پیش ہیں جن سے لجنہ اماء اللہ کے قیام کا پس منظر بھی واضح ہو گا۔

حضرت ام طاہر کی والدہ بیگم حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا:

حضور مرد تو آپ کی تقریر بھی سنتے ہیں اور درس بھی مگر ہم مستورات اس فیض سے محروم ہیں ہم پر کچھ رحمت ہونی چاہیے کیونکہ اس غرض کے لیے آئے ہیں کہ فیض حاصل کریں۔حضورؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

’’جو سچے طلبگار ہیں ان کی خدمت کے لیے ہم ہمیشہ ہی تیار ہیں۔ ہمارا یہی کام ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں‘‘ اس سے پہلے حضورؑ نے کبھی عورتوں میں تقریر یا درس نہیں دیا تھا مگر ان کی التجا اور شوق کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کو جمع کر کے روزانہ تقریر شروع فرمادی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 882)

دوسرا واقعہ ایک تیرہ سال کی بچی کا ہے جس کے سر سے والد محترم کا سایہ 13؍مارچ 1914ء کو اُٹھا اور وہ 14؍مارچ 1914ء کو نومنتخب خلیفہ کو ایک خط لکھتی ہے:

’’گزارش ہے کہ میرے والد صاحب نے مرنے سے دو دن پہلے مجھے فرمایا کہ ہم تمہیں چند نصیحتیں کرتے ہیں۔ میں نے کہا فرمائیں میں ان شاءاللہ عمل کروں گی۔ تو فرمایا: بہت کوشش کرنا کہ قرآن آجائے اور لوگوں کو بھی پہنچے۔ میرے بعد اگر میاں صاحب خلیفہ ہوں تو ان کو میری طرف سے کہہ دینا کہ عورتوں کا درس جاری رہے اور میں امیدوار ہوں آپ قبول فرمائیں گے۔ میری بھی خواہش ہے اور کئی عورتوں اور لڑکیوں کی بھی خواہش ہے کہ میاں صاحب درس کرائیں۔ آپ برائے مہربانی درس صبح ہی شروع کرادیں میں آپ کی نہایت مشکور رہوں گی۔‘‘

(امۃ الحئی بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ)

یہ ذہین وفطین تعلیم کی لگن رکھنے والی بچی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حرم میں آئیں۔ آپؓ عورتوں کی تعلیم و تربیت کی زبردست لگن رکھتی تھیں۔ آپؓ ہی کی تحریک پر حضورؓ نے 15؍دسمبر 1922ء کو ایک مضمون تحریر فرمایا جس کی اولین مخاطب قادیان کی مستورات تھیں لیکن در حقیقت یہ ایک بین الاقوامی تنظیم کی بنیادی دستاویز تھی۔ اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانے میں جو تحریکیں ہوئی تھیں سب مردوں کے لیے تھیں۔ یہ عورتوں کے لیے پہلی علمی، دینی، تمدنی تحریک تھی۔ اس مضمون کے حرف حرف سے خدمت اسلام کا توانا عزم و حوصلہ جھلکتا ہے۔آپؓ نے طبقۂ اناث کو ایک لائحہ عمل دیا:

’’اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لیے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ عورتوں میں اب تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہیے جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔‘‘

اس مقصد کے حصول کے لیے سترہ ضروری امور اس اولوالعزم ہستی نے تجویز فرمائے۔

1. اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔
2. اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے لیے ایک انجمن قائم کی جائے تا کہ اس کام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جا سکے۔
3. اس بات کی ضرورت ہے کہ اس انجمن کو چلانے کے لیے کچھ قواعد ہوں جن کی پابندی ہر رکن پر واجب ہو۔
4. اس امر کی ضرورت ہے کہ قواعد وضوابط سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ اسلام کے مطابق ہوں اور اس کی ترقی اور اس کے استحکام میں مد ہوں۔
5. اس امر کی ضرورت ہے کہ جلسوں میں اسلام کے مختلف مسائل خصوصا ان پر جو اس وقت کے حالات کے متعلق ہوں مضامین پڑھے جائیں اور وہ خود اراکین انجمن کے لکھے ہوں تا کہ اس طرح علم کے استعمال کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔
6. اس امر کی ضرورت ہے کہ علم بڑھانے کے لیے ایسے مضامین پر جنہیں انجمن ضروری سمجھے اسلام کے واقف لوگوں سے لیکچر کروائے جائیں۔
7. اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لیے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ اسکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہو۔
8. اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کو بڑھانے کے لیے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر مسلمان کا فرض قرآن کریم اور آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعودؑ نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لیے ہر ایک قربانی کے لیے تیار رہو۔
9. اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے پینے پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو۔اس کے لیے ایک دوسرے کی پوری مدد کرنی چاہیے اور ایسے ذرائع پر غور اور عمل کرنا چاہیے۔
10. اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بد دل اور رست بنانے کی بجائے انہیں چست، ہوشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ اسلام کی خاطر اور اس کے منشا کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو۔ اس لیے اس کام کو بجالانے کے لیے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔
11. اس امر کی ضرورت ہے کہ جب مل کر کام کیا جائے

بقیہ صفحہ 4 پر

نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے

# لجنہ اماء اللہ کی چند ابتدائی خادمات

اللہ کے فضل سے خاکسار کی نانی جان محترمہ عائشہ بی بیؓ زوجہ حضرت میاں مہر غلام حسن صاحبؓ اور دادی جان محترمہ فاطمہ بی بیؓ صاحبہ زوجہ میاں مہر دین صاحبؓ مع اپنے دیگر عزیزان کے ساتھ احمدی ہوئے۔ ان بزرگوں کی تعداد تقریباً بیس کے قریب تھی جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی صف میں شامل ہوئے۔ نانی جان 1904ء میں لیکچر سیالکوٹ کے جلسہ میں شریک ہوئیں اور باضابطہ بیعت کی۔ دادی جان اور دادا جان 1902ء میں بیعت سے بامشرف ہوئے تھے۔ جب حضور علیہ السلام لیکچر سیالکوٹ کے لیے سیالکوٹ تشریف لائے تو دادی جان محترمہ نے بھی حضور علیہ السلام سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان بزرگ ہستیوں نے حضور علیہ السلام کے بعد دو خلافتوں کا زمانہ پایا اور خوب برکات لوٹیں۔ دادی جان محترمہؓ سیالکوٹ کے قریب گاؤں بوبک تحصیل ظفروال میں بیاہ کر گئیں۔ بہت سی لڑکیاں قرآن پاک اور اردو لکھنے پڑھنے کے لیے ان کے گھر ہی آتی تھیں۔ ظفروال ان دنوں تحصیل ہیڈ کوارٹر تھا جہاں اچھی خاصی احمدیہ جماعت تھی۔ احمدی افراد اور مبلغین کا اکثر وہاں سے گزر ہوتا دادی جان کا گھر چونکہ سیالکوٹ جانے والی سڑک سے صرف دو میل دور تھا جبکہ جس کا دادا جان کو پہلے ہی علم ہو جاتا وہ ان احباب کو اپنے گھر لاتے اور خاطر تواضع فرماتے۔ ایک مرتبہ (حضرت ناناجان) میر نواب ناصر صاحب بھی دادا جان کے گھر مہمان ہوئے دادی جان نے پراٹھوں، چائے اور لسّی سے تواضع کی۔

خاکسار کی صحابیہ نانی جان محترمہ حضرت عائشہ بی بیؓ جن کو لیکچر سیالکوٹ کے وقت بیعت کا موقعہ ملا سیالکوٹ میں رہائش کی وجہ سے جماعتی سلسلے سے زیادہ قریب تھیں۔ کیونکہ ناناجان اور ناناجان کے بھائی بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم میں سے تھے۔ ان کے گھروں میں ہر وقت تبلیغی معرکے کھلے رہتے نانی جانؓ کی اللہ کے فضل سے دو بیٹیاں محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اور محترمہ مبارکہ قمر سیالکوٹی (خاکسار کی والدہ) تھیں۔ نانا جانؓ کی پہلی بیوی میں سے بھی ایک بیٹی تھیں جن کا نام محترمہ مریم بی بی تھا سیالکوٹ کے اس محلّے (اراضی یعقوب) میں میرے خاندان میں سے بہت سے بزرگان مرد بھی اور خواتین بھی اللہ کے فضل سے صحابیؓ تھے۔ ان لوگوں کے کچھ بچے ایسے بھی تھے جنہوں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو دیکھا، ان کو سنا اور ان کی مجالس میں بیٹھے مگر کم سنی کی وجہ سے صحابیؓ ہونے کا شرف نہیں پا سکے۔

جیسا کہ ہماری خالہ مریم بی بی جو کہ 1898ء / 1899ء میں پیدا ہوئیں۔ 1903ء میں انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ حضور علیہ السلام سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات حضور علیہ السلام کے کمرے میں ہوئی جہاں ایک پانی کی صراحی رکھی تھی جس پر ایک پیالہ دھرا تھا خالہ مریم نے اس پیالے میں پانی ڈال کر پیا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے یہ دیکھ کر فرمایا: ’’لڑکی اب یہ آب خورہ تو ہی لے جا‘‘ خالہ مریم حضور علیہ السلام کا یہ تحفہ خوشی خوشی گھر لے آئیں جو عرصہ دراز تک ان کے ہاں طاق میں پڑا رہا۔

## مدرستہ البنات سیالکوٹ کی ابتدائی خادمات

شہر سیالکوٹ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دوسرا وطن قرار دیا تھا۔ اس میں رہنے والی جماعت خوش نصیب جماعتوں میں سمجھی جاتی ہے۔ یہ جماعت انتہائی باوفا اور مخلص تھی۔ خاکسار کا سارا ننھیالی خاندان سیالکوٹ شہر میں رہتا تھا۔ ہماری والدہ وہیں پیدا ہوئیں۔ اللہ کے فضل سے ان کے اسکول میں داخل ہونے تک سیالکوٹ میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ میری والدہ نے اسکول کی تعلیم اسی مدرسے سے حاصل کی۔ یہ وہ اسکول تھا جس کی روحِ رواں ایک باہمّت نوجوان خاتون محترمہ سیّدہ فضیلت صاحبہ تھیں جن کے ساتھ حضرت بابو روشنؓ صاحب اور حضرت ماسٹر عبدالعزیزؓ صاحب عملی طور پر مدد فرماتے اور درس دیا کرتے تھے۔ اُستانی محمودہ بیگم صاحبہ (خاکسار کی خالہ) سیالکوٹ کی تاریخ میں ان کا نام احمدیہ گرلز اسکول کے حوالے سے زندہ رہے گا جہاں آپ نے ایک لمبا عرصہ بے لوث خدمت کی۔ ان کو احمدیہ اسکول کی ابتدائی معلمہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ اس مدرسے کے بانیوں میں شمار ہوتی ہیں۔ آپ تجربہ کار اور ٹرینڈ ٹیچر تھیں۔ آپ نے اپنے آپ کو اس اسکول کے لیے رضا کارانہ طور پر پیش کیا ہوا تھا۔

ابتدا میں یہ مدرسہ عارضی عمارت میں آنریری اُستانیوں کے ایثار سے چلایا گیا۔ یہ آنریری اُستانیاں محمودہ بیگم صاحبہ بنّت حضرت مہر غلام علیؓ صاحب صحابی اور محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ (تایا زاد بہن) بنت حضرت مہر غلام حسینؓ صاحب صحابی تھیں۔ ان کے علاوہ دو اور بہنیں تھیں جو تربیت یافتہ تو نہیں تھیں مگر انہوں نے نہایت اخلاص سے مدرسے کی بچیوں کو پڑھایا، یہ دونوں بہنیں سیدہ محمودہ بیگم اور سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ جو کہ میر حسام الدین صاحب کی پوتیاں تھیں۔ لہٰذا ان چاروں استانیوں نے اس مدرسہ میں بچیوں کو پڑھانا شروع کیا اور شروع کا پورا ایک سال بغیر ایک پائی لیے اس درس گاہ کو چلایا۔ خدا کے فضل سے اگلے ہی برس گورنمنٹ نے اسکول کو منظور کر لیا جس کی وجہ سے بہت آسانی ہو گئی۔

اس اسکول کے چلانے کی ساری ذمہ داری لجنہ پر تھی۔ ممبرات اسکول کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتی تھیں۔ مستورات اسکول کی خاطر اپنے ہاتھ سے سلائی کر کے ملنے والی اُجرت اسکول کی مد میں بھیجتیں اور اسکول کی خاطر کام کرنے کو عار نہ سمجھتیں۔ چونکہ یہ اسکول خالص مذہبی رنگ میں بچیوں کی تربیت کرنے کے لیے کھولا گیا تھا اس لیے دینیات پڑھانے کے لیے محترمہ آپا سیدہ رفعت صاحبہ مرحومہ کو مقرر کیا گیا۔ ہزاروں گھرانوں نے ان سے فیض حاصل کیا۔ یہ اسکول صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ تھا۔ احمدی لڑکیوں کی تعداد غیر احمدی بچیوں کی نسبت بہت کم تھی۔

تربیت کے لحاظ سے اس بات کا پورا خیال رکھا جاتا کہ لڑکیوں پر مغربی تہذیب اثر انداز نہ ہو اور لڑکیاں اپنی رفتار، گفتار اور اپنے کردار سے احمدیت کی صحیح تصویر پیش کر سکیں۔ تبلیغی میدان میں بھی اسکول کی بچیاں اور اساتذہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کے حکم سے تبلیغی دن منائے جاتے اور حکم ہوتا کہ اسکول بند کر کے مختلف دیہات میں ٹولیوں کی صورت میں تبلیغ کرنے نکل جائیں۔

(ماخوذ نقشِ پا کی تلاش صفحہ 253)

## ایک مخلص خادمہ نے قصبے میں اسکول جاری کر دیا

سیالکوٹ جماعت کی ایک مخلص لجنہ کی ممبر محترمہ محمودہ بیگم (خاکسار کی خالہ محترمہ جن کا ذکر اوپر آچکا ہے) جنہوں نے سیالکوٹ مدرستہ البنات میں ایک سال تک رضا کارانہ خدمت دی۔ کچھ عرصہ بعد بیاہ کر ’’مالوکے‘‘ قصبے میں چلی گئیں۔ یہ علاقہ عیسائیوں کے زیرِ اثر تھا۔ بچیوں کے لیے عیسائی پرائمری اسکول تھے مگر مسلمانوں نے ایک بھی اسکول نہیں کھولا ہوا تھا کہ جس میں ان کی بچیاں پڑھ سکیں۔ یہ حالت دیکھ کر محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے مسلمان بچیوں کے لیے گورنمنٹ سے اسکول کھولنے کی منظوری لے لی اور خود ہی بچیوں کو پڑھانے کا کام شروع کر دیا۔

بعد میں محترمہ امتہ الرشید بنت حکیم فیروز دین، محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ، محترمہ امتہ الرشید اہلیہ راجہ یعقوب صاحب بھی اس کارِ خیر میں مصروف ہو گئیں۔ کچھ برسوں بعد آپ کی محنت رنگ لائی اور اسکول کی عمارت نئی طالبات کی آمد سے بھرنے لگ گئی۔ آج یہ ادارہ گرلز کالج کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔

(ماخوذ نقشِ پا کی تلاش)

## تقسیمِ ہندوستان کے بعد

## لجنہ قادیان اور مرکزیہ کا قیام

1947ء کے فسادات اور تقسیم کے عمل کے بعد قادیان میں خواتین یا بچوں کے لیے فضا سازگار نہیں تھی۔ جب آہستہ آہستہ فسادات کے بادل چھٹنے لگے تو 1950ء میں چند ایک خاندان قادیان میں آباد ہوئے تھے مزید کی اجازت ملنے پر کچھ اور درویشان کی فیملیز بھی آنا شروع ہو گئیں۔ خاکسار کی والدہ مرحومہ (مبارکہ قمر سیالکوٹی) تقسیمِ ہندوستان کے بعد 1951ء میں والد صاحب (ڈاکٹر بشیر احمد درویش) کے پاس پہنچ گئیں۔ والد صاحب کو 1948ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان کی ڈسپنسری چلانے کے لیے بھیجا تھا۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو قادیان میں از سرِ نو چلانے کے لیے نظارت تعلیم نے ابتدائی انتظام کیا۔ اس کی مختصر تفصیل ماہنامہ درویش 1951ء میں چھپی تھی۔ ناظر تعلیم و تربیت نے ’’اطلاع‘‘ کے عنوان سے ایک اعلان بھیجا۔ وہ لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال ماہِ مئی میں قادیان میں مقامی لجنہ اماء اللہ کا قیام نظارت ہٰذا کی طرف سے عمل میں لایا گیا تھا اور حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب (ناقد متعلم جامعۃ المبشرین کا بطور صدر تقرر کیا گیا تھا۔ ماہِ جولائی 1951ء میں نظارت ہٰذا کے ایما پر انتخاب ہوا اور مبارکہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب) صدر مرکزیہ اور مقامی لجنہ اماء اللہ منتخب ہوئیں۔ ان کی منظوری محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے آ گئی ہے۔

(ماہنامہ درویش 1951ء)

## ہماری والدہ (مبارکہ قمر سیالکوٹی مرحومہ)

## بطور صدر قادیان اور مرکزیہ

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم جو 1953ء میں قادیان میں اپنے شوہر کے پاس آئی تھیں، انہوں نے 1963ء میں چھپنے والے۔ ’’ماہنامہ الفرقان ربوہ‘‘ کے درویشانِ قادیان نمبر، صفحہ 142 میں قادیان اور ہندوستان کی لجنہ کے متعلق ایک کارگزاری رپورٹ بھیجی ہے جس میں انہوں نے 1953ء سے لے کر 1960ء تک کا مختصر احوال لکھا ہے۔ وہ لکھتی ہیں:

’’تقسیم ملک کے چار سال بعد جب مستورات کو قادیان آنے اور رہنے کی اجازت ملی اور قادیان میں کچھ عورتوں نے مستقل رہائش اختیار کر لی تو اس وقت یعنی 1951ء میں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (انچارج احمدیہ اسپتال) نے لجنہ اماء اللہ کے کام کی طرف توجہ دی اور نہ صرف قادیان میں بلکہ ہندوستان کے دوسرے شہروں میں مختلف مقامات پر جہاں بھی احمدی مستورات تھیں لجنہ کے کام کو عملی طور

پر باقاعدگی سے شروع کروایا۔ چنانچہ ان کی کوشش کے نتیجہ میں 1953ء تک چند مقامات پر مثلاً: حیدر آباد، سکندر آباد،(دکن)بنگلور،مدراس، بھاگلپور، بھرت پور، اور چنتہ کنٹہ میں لجنات کا کام شروع ہوگیا اور ان کی طرف سے مرکز میں چند سال کے بعد رپورٹ آنی شروع ہوگئی۔محترمہ سیدہ صاحبہ مزید لکھتی ہیں کہ میں جب 1953ء کے شروع میں قادیان آئی تو مجھے جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منتخب کیا گیا اور میں نے صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے ساتھ مل کر جون 1953ء سے لے کر 1955ء تک حسبِ توفیق لجنہ اماء اللہ کا کام کیا۔ چنانچہ 1955ء کے آخر تک سولہ مقامات پر لجنہ اماء اللہ کے کام کا اجرا ہوگیا۔

(بحوالہ الفرقان درویشان نمبر 1963ء)

1955ء میں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ مستقل طور پر پاکستان چلی گئیں تو محترمہ سیّدہ امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ منتخب ہوئیں۔ جبکہ نائب صدر مرکزیہ، محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ،اہلیہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب،امیر جماعت قادیان۔

**جنرل سیکرٹری:** مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ، اہلیہ بدرالدین صاحب

**سیکرٹری مال:** خورشید بیگم صاحبہ۔

(بحوالہ الفرقان درویشان نمبر 1963ء)

چند ہی سالوں میں قادیان میں اور ہندوستان کے اور بہت سے شہروں اور قصبوں میں لجنہ کا کام ماشاء اللہ بہت اچھا چل پڑا۔ 1960ء اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی مقامی لجنہ کو مرکز سے الگ کر دیا گیا۔ محترمہ امتہ القدوس صاحبہ برس ہا برس ہندوستان بھر کی صدارت کی ذمے داری نبھاتی رہیں۔ اللّٰھمّ زد فزد

## اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع بھجواتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 21؍جنوری 2023ء بعد نماز ظہر وعصر بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی:

- عزیزہ ملیحہ مریم احمد بنت مکرم شعیب احمد صاحب (امریکہ)
  ہمراہ عزیزم ابراہیم ولید رحمان ابن مکرم ڈاکٹر حفیظ الرحمان صاحب (امریکہ)
- عزیزہ جاذبہ قمر احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم ظریف احمد صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم نعمان احمد (مربی سلسلہ ۔یوکے) ابن مکرم ندیم احمد صاحب
- عزیزہ ایمان ابو دقہ بنت مکرم تمیم ابو دقہ صاحب (اردن)
  ہمراہ عزیزم مصطفیٰ احمد صدیقی (مربی سلسلہ ۔یوکے) ابن مکرم مبشر احمد صدیقی صاحب
- عزیزہ برکات الرحمان OMOWUNMI بنت مکرم عبداللہ صاحب (نائیجیریا)
  ہمراہ عزیزم عبدالخالق (مبلغ سلسلہ ۔ ایم ٹی اے گھانا) ابن مکرم یوسف SAMINU صاحب (نائیجیریا)
- عزیزہ بریرہ فرخ (واقفۂ نو) بنت مکرم محمود احمد فرخ صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم شائل احمد (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم تنویر احمد تبسم صاحب
- عزیزہ عاصمہ محمود بدر (واقفۂ نو) بنت مکرم طارق محمود بدر صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم شرجیل احمد ابن مکرم محمد اشرف صاحب (یوکے)
- عزیزہ علیزہ ماہم بٹ بنت مکرم مبارک علی بٹ صاحب (یوکے)
  ہمراہ عزیزم شہمیر خان بلوچ (واقفِ نو) ابن مکرم رشید احمد بلوچ صاحب (یوکے)

**اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ادارہ الفضل تمام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔**

عبدالشکور ناصر ۔ ناظم تعلیم مشرقی کینیڈا

## مجلس انصار اللہ کینیڈا کے تحت ’’صحبت صالحین‘‘ پروگرام کا انعقاد

اللہ کے فضل سے مشرقی کینیڈا کی جماعت نے 30؍ دسمبر 2022ء بروز جمعہ کو النصرت مسجد واقع 9899 بلیوارڈ سینٹ مشیل، مونٹریال، کیوبیک میں ’’روحانی صحبت صالحین‘‘ مجلس کا پروگرام منعقد کیا۔

یہ ایک کامیاب اور منظم پروگرام تھا جس کی میزبانی مجلس انصار اللہ مشرقی کینیڈا نے کی تھی۔ اس تقریب کی منصوبہ بندی کے لیے مشرقی کینیڈا کی تمام مجالس نے بہت محنت سے کام کیا۔ مجلس مونٹریال سنٹر، مغربی مونٹریال اور مشرقی مونٹریال نے تقریب سے متعلق تمام انصار بھائیوں کو تقریب کے لیے اہم پیغامات پہنچانے کی خدمت سرانجام دی۔ ان تینوں مجالس میں سے انصار کی اکثریت نے اس تقریب میں شرکت کی جن میں پانچ ایسے انصار بھی شامل ہوئے جو مشرقی کینیڈا کی دیگر مجالس سے آئے تھے۔ محترم نائب صدر صاحب انصار اللہ کینیڈا نے دو دیگر نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین کے ساتھ ٹورنٹو سے مونٹریال کا سفر کیا جو کہ اس تقریب میں شرکت کے لیے 600 کلومیٹر کا سفر ہے۔

محترم نائب صدر مجلس صاحب، قائد عمومی صاحب، قائد تربیت صاحب اور ناظم اعلیٰ صاحب اسٹیج پر موجود تھے اور تقریب کا انعقاد کیا۔ پروگرام کے آغاز سے پہلے نماز عشاء ادا کی گئی جو 7 بج کر 15منٹ پر ہوئی اور جس کے بعد عشائیہ کا انتظام تھا۔

صحبت صالحین کا پروگرام رات 8:30 پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا پھر ان آیات کا ترجمہ پیش کیا گیا اور عہد دوہرایا گیا۔ تقریب کے منتظمین کی جانب سے ڈاکٹر وحید الرحمٰن صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے مسلسل ایک گھنٹہ ذیابیطس کے مرض پر تفصیلات پیش کیں۔ بہت سے انصار نے اس موضوع پر پیش کی جانے والی معلومات میں دلچسپی لی اور اس بیماری کے بارے میں بہت سے سوالات پوچھے ۔

پریزنٹیشن کے بعد محترم نائب صدر صاحب نے اپنا تعارف کرایا اور تقریب میں موجود تمام ممبران سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے خاندانوں کا اور جن پیشوں سے وابستہ ہیں اس کا مختصر تعارف پیش کریں۔ لہٰذا اس پروگرام کے دوسرے حصے میں شامل اراکین مجلس نے متاثرکن واقعات سنائے کہ انہوں نے احمدیت کیسے قبول کی۔ اور غیر احمدیوں اور ان کے رشتہ داروں کی طرف سے انہیں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کا بھی ذکر کیا۔ حاضری زیادہ ہونے کی وجہ سے تعارفی پروگرام میں مجموعی طور پر تقریباً دو گھنٹے لگے۔ اس سیشن کے بعد منتظمین کی جانب سے چند دلچسپ گیمز کا بھی پروگرام

تھا جن میں چیر یڈز اور میوزیکل چیئرز شامل تھی یہ محفل صبح 2:30 تک جاری رہی۔ چند گھنٹوں کی نیند کے بعد اراکینِ مجلس صبح 5:45 پر تہجد کی نماز کے لیے بیدار ہو کر حاضر ہو گئے۔

نماز فجر اور درس کے بعد اراکین کی خدمت میں ناشتہ میں حلوہ پوری کے ساتھ چنے کے سالن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اللہ کے فضل وکرم سے اس تقریب میں کل 105 ممبران نے شرکت کی اور الحمدللہ یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔

سیّدہ منورہ سلطانہ۔ جرمنی

# لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان ”خدیجہ“

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہم لجنہ اماء اللہ کو اپنی تنظیم کا ایک سنہری صد سالہ دور مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ

آج کل لجنہ اماء اللہ اپنے صد سالہ جشن تشکر کی تیاری میں مصروف ہے اسی سلسلہ میں خاکسار جرمنی میں شعبہ اشاعت کے تحت لجنہ اماء اللہ کے لیے جو رسالہ شائع ہوتا ہے اس کا تاریخی تعارف پیش کرنا چاہتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سہ ماہی رسالہ کا نام خدیجہ ہے۔ یہ نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ ہے۔ اس رسالہ میں خواتین کے لیے تربیتی اور اصلاحی اور معلوماتی مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔

یہ سب سے پہلے 1989ء میں شائع ہونا شروع ہوا تھا اور اس کی پہلی مدیرہ مکرمہ عطیہ مقصود الحق تھیں۔

7؍ مارچ 1989ء میں الفضل میں شائع ہونے والے ”خدیجہ“ رسالہ کے تعارف میں مدیرہ مکرمہ عطیہ مقصود الحق لکھتی ہیں کہ:

”مغربی جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کے روز افزوں پھیلاؤ اور وسعت سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے نیز خواتین کے ساتھ رابطہ، ان کی تعلیم و تربیت، دین حق میں عورت کے معزز مقام اور مغربی معاشرے میں خواتین کو ان کے کردار سے روشناس کرانے کی ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جا رہی تھی اور اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ خواتین کے لیے ایک علیحدہ رسالے کا اجرا کیا جائے جو مذکورہ بالا مقاصد کے حصول میں مد و معاون ہو۔ چنانچہ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مغربی جرمنی کے اجلاسات میں خواتین کے ترجمان رسالے کی اشاعت کی ضرورت کا احساس بڑھا اور بات امیر صاحب جرمنی تک جا پہنچی۔ امیر صاحب تو گویا پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے انہوں نے نہ صرف حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ کہا کہ نہ صرف اردو بلکہ جرمن میں بھی رسالہ کا اجرا ہونا چاہیے۔ جرمن رسالے کا اجرا پہلے ہی ہو چکا ہے اب اس کا اردو حصہ بھی آپ کے ہاتھ میں ہے۔“

شعبہ اشاعت میں مرکز کی ہدایت کے مطابق جرمن اور اردو دو رسالے کا نمبر اکٹھا شائع کرنا طے پایا چنانچہ جرمن کے دوسرے شمارے اور اردو رسالے کے پہلے شمارے کی تیاری شروع کی گئی۔ نیشنل صدر صاحبہ کی درخواست پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ حضرت آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور محترم مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت مغربی جرمنی نے کمال شفقت کے ساتھ خدیجہ کے اردو سیکشن کے لیے پیغامات بھجوائے۔

اردو اور جرمن خدیجہ کا 1500 رسالہ چھپوایا گیا جن کی کاپیاں حضور اقدس، حضرت چھوٹی آپا صاحبہ، حضرت آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ، حضرت صاحبزادی ناصرہ صاحبہ صدر لجنہ ربوہ، قادیان، انگلینڈ، ہالینڈ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ اور ان تمام ممالک کی صدر ان کو بھجوایا گیا جن کے پتہ جات مرکز سے ملے تھے۔ الحمد للہ رسالہ بہت پسند کیا گیا۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کو جب اس رسالے کے اجرا کی اطلاع ملی تو آپ نے جرمنی جماعت کو تہنیت کا پیغام بھجا۔ اسی طرح محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ اور نیشنل امیر صاحب مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے بھی اپنے تہنیتی پیغامات بھیجے۔

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا جان) نے اس کے اجرا کے موقع پر جو پیغام بھیجا اس میں انہوں نے تحریر فرمایا:

”مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی لجنہ باقاعدگی کے ساتھ ایک رسالہ جاری کر رہی ہے۔ خدا کرے باقاعدگی سے یہ رسالہ جاری رہے، بہنیں دلچسپی لیں۔ مالی لحاظ سے بھی اور قلمی لحاظ سے بھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کو سلطان القلم کا خطاب دیا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ کا جہاد قلمی جہاد ہو گا۔ دلوں کو دلائل سے فتح کیا جائے گا۔ اس لیے ہمارا بھی فرض ہے کہ دین کی اشاعت میں قلم کو استعمال کریں اس کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت اور حقانیت کو دنیا کے سامنے ثابت کریں، اسلام کی فضیلت کو دوسرے مذاہب پر ثابت کریں... پس مبارک ہو آپ کو اور آپ کی لجنہ کو کہ وہ ترقی کی منازل کی طرف ایک اور قدم اٹھا رہی ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ قدم بہت مبارک ہو۔ آپ کا رسالہ پوری شان سے نکلتا رہے اور اس مقصد کو پورا کرتا رہے جو اس رسالہ کے شائع کرنے کا ہے۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ لجنہ نے جرمن زبان میں بھی ایک شمارہ نکالا ہے یہ بھی ایک ضروری قدم ہے جو آپ کی لجنہ نے اٹھایا ہے کیونکہ نو مسلم جرمن خواتین کی اسلامی رنگ میں تربیت کے لیے بہت ضروری تھا کہ ان کے لیے لٹریچر شائع کیا جائے۔ جو ان کی زبان میں ہو اور جسے وہ پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔“

تاریخ کے حوالے سے دیکھیں تو ابتدائی مدیرات سے بات کرنے پر معلوم ہوا کہ بالکل شروع میں تو ٹائپنگ کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے غالباً کچھ شمارے ہاتھ سے بھی لکھے گئے۔

1994ء میں لندن سے الفضل انٹرنیشنل کا آغاز ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے الفضل میں ہی ”ماہنامہ خدیجہ“ کا ایک صفحہ شائع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس کی مدیرہ رضیہ وسیم صاحبہ تھیں۔ اس وقت جرمنی کے تحت جو چھوٹا سا ”خدیجہ“ شائع ہوتا تھا بند کر دیا گیا۔

شروع میں الفضل کے لیے ایک صفحہ شائع کرنا، لگا کہ یہ مشکل نہیں ہو گا لیکن کام کے دوران موجودہ جدید سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا۔ گو کہ اس وقت تک ایک نوجوان جن کا نام طارق صاحب تھا جو کہ پاکستان سے ٹائپنگ سیکھ کر آئے تھے۔ ٹائپنگ میں مدد کر دیا کرتے تھے، لیکن موجودہ ان پیج اور ای میل کی سہولیات نہیں تھیں، جس کی وجہ سے ہر کام کے لیے مِٹل ویگ (Mittelweg) دفتر میں بار بار جانا پڑتا تھا۔ شروع میں تو جو مواد ٹائپ ہوتا تھا اس کے چھوٹے چھوٹے پیراگراف کاٹ کر کالم بنانے پڑتے تھے۔ ”خدیجہ“ کا لوگو (Logo) لگانے کے لیے حرف حرف کاٹ کر چپکایا، اس کو Pasting کرنا کہا جاتا ہے۔ یہ ایک محنت طلب کام تھا اور اس کام میں پورا ایک دن لگ جاتا اور پورا مہینہ محنت اور کوشش کے بعد ایک صفحہ تیار ہوتا جس پر سب بہت خوش ہوتے۔ آخر کار سب کی محنت رنگ لائی اور کچھ عرصہ کے بعد دو صفحات تیار ہونے لگ گئے۔ رضیہ وسیم صاحبہ کو 1999ء تک الفضل خدیجہ کی

اشاعت کے سلسلہ میں خدمت کا موقع ملا۔

2004ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدیجہ دوبارہ رسالہ کی صورت میں شائع ہونے لگ گیا۔ ساتھ ساتھ الفضل انٹرنیشنل میں بھی دو صفحات جو کہ بعد میں چار صفحات ہو گئے شائع ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔ خدیجہ 2004ء کا شمارہ ”سیدنا طاہرؒ نمبر“ خصوصی شمارہ تھا۔ اس کی خاص بات یہ بھی ہے کہ اس کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت پیغام بھجوایا۔ (یہ حضرت امیرالمؤمنین کا خدیجہ رسالہ کے لیے پہلا پیغام تھا) اسی شمارہ میں ایک مضمون کا جرمن ترجمہ کیا گیا۔ صفیہ چیمہ صاحبہ نے 1999ء سے 2010ء تک بطور مدیرہ رسالہ خدیجہ جرمنی اور الفضل خدیجہ خدمت کی توفیق پائی۔

2010ء میں خدیجہ رسالہ کی مدیرہ اختر درانی صاحبہ مقرر ہوئیں۔ الفضل انٹرنیشنل کے صفحات کی تیاری کے لیے صبیحہ محمود صاحبہ کو مقرر کیا گیا۔

جنوری 2015ء سے دسمبر 2018ء تک الفضل انٹرنیشنل میں خدیجہ کے چار صفحات آتے رہے۔ جس کی مدیرہ خاکسار تھی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کہ ہر رسالہ اپنے ملک میں شائع ہونا چاہیے کے مطابق الفضل انٹرنیشنل میں ”ماہانہ خدیجہ“ کے صفحات شائع ہونا بند ہو گئے۔ الاسلام ویب سائٹ پر 2006ء سے 2018ء تک کے الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہونے والے ”ماہنامہ خدیجہ جرمنی“ کے شمارہ جات موجود ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد 61 ہے۔

2005ء میں پہلی مرتبہ خطبہ جمعہ کا جرمن ترجمہ کیا گیا اور پھر 2006ء سے خدیجہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق مکمل حصہ جرمن زبان میں شائع ہونا شروع ہوا۔ جرمن حصہ کی پہلی مدیرہ مکرمہ زوباریہ احمد اور مکرمہ صبا چیمہ تھیں۔

2007ء کے خدیجہ شمارہ نمبر 1 میں پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے (رسالہ ملنے پر خوشنودی) کا خط شائع ہوا۔

اب تک لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ترجمان رسالہ خدیجہ کو بالترتیب درج ذیل سالوں میں خصوصی نمبر شائع کرنے کی توفیق ملی۔

2004ء ”سیدنا طاہرؒ نمبر“

2009ء شمارہ ''سیدنا ناصرؒ نمبر''

2010ء شمارہ 2 ''شہداء نمبر''

2011ء ''سیرتِ صحابیاتؓ'' شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اس میں بفضل اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 2 خط شائع ہوئے۔ اس میں اردو حصہ کی مدیرہ مکرمہ آصفہ احمد اور جرمن حصہ کی مکرمہ مبشرہ بندیشہ مقرر ہوئیں۔

2011ء کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سیرت خواتین مبارکہ خاندان حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیرت صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیاری کا آغاز ہوا، اس کی ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق خاکسار کو ملی۔ اس شمارے کی تیاری کے دوران باہمی رضامندی سے متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ یہ رسالہ ایک دفعہ میں شائع کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لیے بہتر ہے سیرت خواتین مبارکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الگ اور سیرت صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام الگ شائع کیا جائے اور اس سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خط لکھ کر اجازت لی گئی۔ اس رسالہ کی تیاری میں خاص احتیاط کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق لندن چیکنگ کے لیے بھجوایا گیا۔ ایسا دو تین مرتبہ کیا گیا کیونکہ ہر مرتبہ درستگی کے بعد لندن بھجوایا جاتا تھا۔

اس کے علاوہ اس کے لیے مضامین لکھوانے کے لیے خواتین خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ پاکستان، قادیان، امریکہ، ناروے کے احباب وخواتین سے رابطہ کیا گیا۔ تصاویر کے لیے بھی پاکستان اور لندن رابطہ کیا۔ شمارے کی تیاری کے دوران کچھ مضامین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خود ملاحظہ فرمایا اور راہنمائی فرمائی اور یہ بھی بتایا کہ کس قسم کے مضامین شامل ہونے چاہییں۔ الحمدللہ

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2013ء میں '' سیرت خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور خواتین مبارکہ'' اردو 418 صفحات پر مشتمل خاص نمبر شائع کرنے کی توفیق ملی۔ یہ خاص نمبر جرمن اور اردو الگ الگ زبانوں شائع ہوا۔ جرمن کے 471 صفحات تھے۔

خصوصی شمارہ کے لیے خاکسار کو اردو اور مبشرہ بندیشہ صاحبہ کو جرمن حصہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ حضور انور سے پیغام کی درخواست کی گئی تو اس کے لیے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصائح اور محبت بھرا پیغام بھجوایا۔

اس شمارہ کی ایک یادگار بات یہ بھی ہے کہ جب یہ شمارہ تیار ہوگیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی پر تشریف لائے تو خاکسار کو خیال آیا کہ حضور انور کی خدمت میں اس پر دستخط کرنے کی درخواست کی جائے اور تمام ٹیم کو یہ شمارہ تحفتاً دیا جائے۔ صدر صاحبہ سے اجازت لے کر درخواست کی گئی۔ قربان جائیں پیارے آقا کہ آپ نے اپنی جلسہ کی بے انتہا مصروفیات کے باوجود ہماری درخواست کو منظور کرتے ہوئے تقریباً انیس رسالہ جات پر دستخط عنایت فرمائے۔

2017ء سے خدیجہ کے باقاعدہ سالانہ خریدار بنائے گئے ہیں۔ اس طرح ہر خریدار کے گھر رسالہ پوسٹ کے ذریعے پہنچتا ہے۔

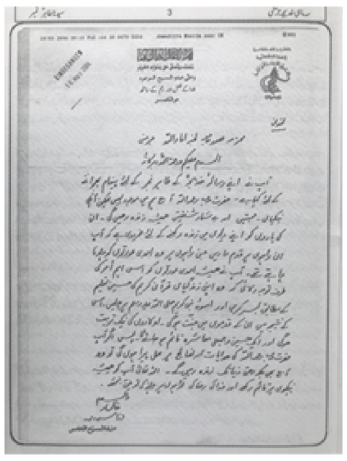

2018ء میں محض اللہ کے فضل واحسان سے خدیجہ کا خاص نمبر بعنوان سیرت صحابیات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام شائع ہوا۔ اس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام شامل ہے۔

2020ء میں جرمن حصہ کی مدیرہ خدیجہ منظور صاحبہ مقرر ہوئیں۔

کچھ عرصہ قبل تک خدیجہ کے پرانے شمارے لجنہ کی جماعتی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیے جاتے تھے۔ جس سے جرمنی سے باہر کی لجنہ بھی استفادہ کرتی تھیں۔ جس کا اظہار بعض ممالک کی لجنات کی طرف سے آنے والے خطوط سے ہوتا تھا۔ آج کل وقتی طور پر آن لائن رسالہ بعض وجوہ کی بنا پر ہٹا دیا گیا ہے۔

اللہ کا احسان ہے کہ خاص نمبرز میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام شائع ہوتا رہا ہے اور اب بھی تقریباً ہر شمارے میں حضور انور کا اظہار خوشنودی کا خط شائع ہوتا ہے۔ جو کہ اس بات کا اظہار کر رہا ہوتا ہے کہ پیارے آقا نے بہت محبت اور توجہ سے ملاحظہ فرما کر لکھا ہے کیونکہ بعض مرتبہ کسی نظم یا مضمون کے لیے اظہار پسندیدگی بھی ہوتا ہے اور نئے سلسلہ کی تعریف بھی۔ غالباً 2014ء نیشنل عاملہ کے ساتھ اردو مدیرہ کو بھی لندن حضور انور سے ملاقات کے لیے جانے کا موقع ملا۔ اس وقت پیارے حضور انور نے تمام عاملہ ممبرات کو ازراہ شفقت پین عنایت فرمائے تو خاکسار نے خدیجہ ٹیم کے لیے بھی پین کی درخواست کی جو کہ پیارے آقا نے ازراہ شفقت منظور فرمائی۔ تمام ٹیم کے لیے پین عنایت فرمائے۔ الحمدللہ

2016ء تک خدیجہ میں ناصرات الاحمدیہ کے صفحات بھی شائع ہوتے تھے بعد میں بفضل تعالیٰ ناصرات الاحمدیہ کے لیے الگ رسالہ شائع ہونے لگ گیا۔

خدیجہ رسالہ کی اشاعت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لجنہ کی تنظیم کے قیام کے مقاصد میں سے ایک مقصد کہ لجنہ میں

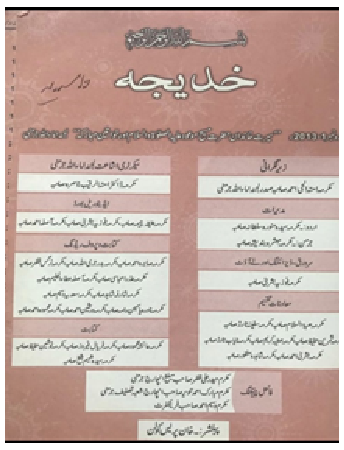


علمی اور ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اس لیے خدیجہ کے ہر شمارے کے لیے ایک موضوع منتخب کیا جاتا ہے جس کے مطابق آیت قرآن کریم، حدیث نبویؐ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام موضوع کے لحاظ سے حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ یا لجنہ سے خطابات شائع کیے جاتے ہیں اور کم از کم ایک مضمون خاص موضوع کے حساب سے شائع کیا جاتا ہے۔ نظم کے انتخاب میں بھی موضوع کو مدنظر رکھا جاتا ہے، جو کہ حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء احمدیت یا بزرگان احمدیت کی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ علمی ادبی، مذہبی مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ بزم خواتین کے نام سے لجنہ کی دلچسپی کے پیش نظر پکوان، ٹوٹکے وغیرہ اور لجنہ جرمنی کی طرف سے موصول ہونے والی نظمیں اور چھوٹے چھوٹے ذاتی واقعات (مثلاً قبولیت دعا، خلفاء کرام کے ساتھ ذاتی واقعات) یا حاصل مطالعہ اقتباسات شائع کیے جاتے ہیں۔

یادرفتگاں کے علاوہ اس میں ''روشنی کا سفر'' کے عنوان کے تحت نو مبائع بہنوں کے مضامین کہ انہیں کیسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی بھی شائع کیا جاتے ہیں۔

ہر سال اجتماع کے بعد آنے والا شمارہ اجتماع نمبر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اجتماع کے موقع پر موصول ہونے والا پیغام، اجتماع کی رپورٹ، اجتماع کے موقع کی مختلف تصاویر، انعام حاصل کرنے والی نظم، ترانہ اور اول پوزیشن حاصل کرنے والا مقالہ شائع کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات کے نام بھی شائع کیے جاتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے اس میں کوئز کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے جس میں گذشتہ شمارے سے سوالات شامل کیے جاتے ہیں اور تمام درست جوابات بھجوانے والی بہنوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کے نام اگلے شمارے میں شائع کیے جاتے ہیں اور ان کو ایک چھوٹا ہدیہ بھی بھجوایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اظہار خوشنودی فرمایا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سہ ماہی شمارے کے ساتھ ساتھ صد سالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ کے حوالے سے خصوصی شمارے کی بھی تیاری کی جارہی ہے جس کے لیے تمام قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مفید اور نافع الناس شمارہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج وہ رسالہ جو کہ ہاتھ سے تحریر کر کے تیار کیا جاتا تھا ایک خوبصورت کتاب کی شکل میں شائع ہوتا ہے اور ایک ننھا سا پودا ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر گیا ہے اور آج ہماری ممبرات لجنہ اس کے تمام کام خود سرانجام دیتی ہیں۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کے اس ترجمان کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہم سب کی روحانی ترقی کا ایک ذریعہ بھی بنائے۔ آمین

شائستہ عزیز۔ لولیو سویڈن

# تاریخ لجنہ و ناصرات برموقع جشن تشکر

## بطرز سوال جواب

**سوال:** لجنہ کی تنظیم کی بنیاد کب اور کس نے رکھی؟

**جواب:** لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 25/ دسمبر 1922ء کو رکھی گئی۔

**سوال:** اس تنظیم کی پہلی صدر کون منتخب ہوئیں؟

**جواب:** حضرت اماں جانؓ اس کی پہلی صدر منتخب ہوئیں۔

**سوال:** لجنہ اماء اللہ کا کیا مطلب ہے؟

**جواب:** لجنہ اماء اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کی تنظیم۔

**سوال:** حضرت مصلح موعود رضی اللہ کا عورتوں کے متعلق کوئی ایک الہام تھا وہ بتایئے؟

**جواب:** ’’اگر تم پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی‘‘۔

**سوال:** ابتدا میں یہ تنظیم صرف لجنہ قادیان کے لیے تھی۔ اسے عالمگیر کس سن میں بنانے کا اعلان ہوا؟

**جواب:** 1939ء میں اس کا فیض عام کرنے کے لیے ہر احمدی عورت کا اس میں شامل ہونا لازمی قرار دے دیا۔

**سوال:** لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا پس منظر بتائیں؟

**جواب:** حضرت سیدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ (حرم حضرت مصلح موعودؓ) کو خدمت دین کا بڑا شوق تھا ان کی خواہش کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک معین لائحہ عمل بنا کر جماعت کی عورتوں کے سامنے پیش کیا جو حضور نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا تھا اور یہ تاریخ میں لجنہ اماء اللہ کے متعلق ابتدائی تحریک کے نام سے مشہور ہے۔ اس مضمون میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے لجنہ اماء اللہ کے بنیادی مقاصد بیان کیے گئے ہیں اور لجنہ اماء اللہ کی ممبر بننے کے لیے ضروری قرار دیا کہ وہ اسے پڑھے اور پڑھ کر دستخط کرے۔ یہ اسکیم حضورؓ نے 15/ دسمبر 1922ء کو مستورات کے سامنے پیش کی تھی جس پر 14 خواتین نے دستخط کیے تھے۔

(الفضل 11/ جنوری 1923ء صفحہ 9)

**سوال:** 15/ دسمبر 1922ء کو آپؓ نے جو مضمون تحریر فرمایا اس کی اوّلین مخاطب کون تھیں؟

**جواب:** 15/ دسمبر 1922ء کو آپؓ نے جو مضمون تحریر فرمایا اس کی اوّلین مخاطب گو قادیان کی مستورات تھیں لیکن درحقیقت یہ ایک بین الاقوامی تنظیم کی بنیادی دستاویز تھی۔

**سوال:** اس مضمون میں آپؓ نے مستوارت کو ایک لائحہ عمل دیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے آپ نے کتنے نکات بیان فرمائے؟

**جواب:** آپؓ نے مستوارت کو جو ایک لائحہ عمل دیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سترہ ضروری امور تجویز فرمائے۔

**سوال:** ابتدا میں اس تاریخ کے مندرجات پر کتنی خواتین نے دستخط کیے؟

**جواب:** ابتدا میں چودہ خواتین نے دستخط کیے یہ دستخط کنندگان حضورؓ کے ارشاد پر 25/ دسمبر 1922ء کو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے گھر جمع ہوئیں۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی خطاب فرمایا اور اس میں لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔

**سوال:** حضرت اماں جانؓ نے صدر منتخب ہونے کے بعد صدارت کس کو سونپی؟

**جواب:** صدر منتخب ہونے کے بعد آپؓ نے حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر کرسیٔ صدارت پر بٹھا دیا۔ چنانچہ حضرت سیدہ ام ناصرؓ اپنی وفات تک جو کہ 31/ جولائی 1958ء کو ہوئی یہ فرض نبھاتی رہیں۔

**سوال:** اس تنظیم کی پہلی جنرل سیکرٹری کا نام بتایئے؟

**جواب:** حضرت سیدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ (حرم حضرت مصلح موعودؓ) اس تنظیم کی پہلی جنرل سیکرٹری تھیں۔

**سوال:** لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد سب سے پہلی مالی تحریک کیا تھی؟ جس کا خالصتاً تعلق مستورات سے تھا۔

**جواب:** 2/ فروری 1923ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مسجد برلن جرمنی کی تعمیر کے لیے خواتین کو مالی قربانی کی تحریک فرمائی۔ جس پر لبیک کہتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مستورات نے حیرت انگیز اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے لیے حضورؓ نے 50ہزار روپیہ تین ماہ میں اکٹھا کرنے کا اعلان فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی جس کا خالصتاً تعلق مستورات سے تھا۔

**سوال:** لجنہ اماء اللہ تنظیم کا عہد بتائیں؟

**جواب:** میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لیے تیار رہوں گی نیز سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہوں گی۔ ان شاءاللہ

**سوال:** لجنہ اماء اللہ کا ماٹو کیا ہے؟

**جواب:** ’’کوئی قوم اپنی عورتوں کی تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کرسکتی‘‘

**سوال:** لجنہ کی سربراہ کو کیا کہتے ہیں؟

**جواب:** ملکی اور مقامی سطح پر لجنہ کی سربراہ صدر لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہے۔

**سوال:** مجلس عاملہ میں شامل معاونات کو کیا کہتے ہیں؟

**جواب:** مجلس عاملہ میں شامل معاونات کو سیکرٹری کہتے ہیں۔

**سوال:** لوائے احمدیت کی تاریخ و پس منظر پر روشنی ڈالیے؟

### لوائے احمدیت

1939ء میں تین خوبصورت اور حیرت انگیز اتفاقات اکٹھے ہو گئے تھے۔ پہلا یہ کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے قیام کو 50 سال پورے ہوئے۔ دوسرا حضرت مصلح موعودؓ کی عمر مبارک 50 سال ہوئی اور تیسرا یہ کہ خلافتِ ثانیہ کے 25 سال پورے ہوئے۔ ان خوشیوں کو شان و شوکت سے منانے کا اہتمام کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے قریباً 25 تجاویز پیش کیں جن میں سے ایک ’’لوائے احمدیت‘‘ تیار کرنے کی بھی تھی۔حضرت مصلح موعودؓ نے اس تجویز کو منظور فرماتے ہوئے خصوصی ہدایات سے نوازا۔ چنانچہ ان ہدایات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب وصحابیات نے عطایا پیش کر کے 130/ روپے کی رقم جمع کی۔ حضرت میاں فقیر محمد صاحبؓ امیر جماعت احمدیہ ونجواں ضلع گورداسپور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ارشاد کی تعمیل میں کپاس کا کچھ بیج اپنے ہاتھ سے بویا، تیار ہونے پر چُنا، صحابیات سے دھنوا کر اسے کتوایا اور پھر سوت لا کر حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ سیکرٹری خلافت کمیٹی نے پیغام بھیج کر حضرت میاں صاحبؓ سے آپ کی کاشت کردہ روئی میں سے باقی بچی ہوئی روئی حضرت بھائی عبدالرحمان صاحبؓ کے ذریعے منگوالی جسے حضرت سیدہ ام طاہرؓ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے دارالمسیح میں صحابیات سے کتوایا اور پھر صحابہؓ نے قادیان اور تلونڈی میں اس سوت سے کپڑا بنا۔ ان صحابہؓ میں حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ دری باف بھی شامل تھے۔

لوائے احمدیت کا طول 18/ فٹ اور عرض 9/ فٹ ہے اور اس سیاہ رنگ کے پرچم کے درمیان میں منارۃ المسیح، ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل سفید رنگ میں بنی ہوئی ہے۔ اسے لہرانے کیلیے قادیان کے جلسہ گاہ میں اسٹیج کے شمال مشرقی کونہ کے ساتھ پانچ فٹ چبوترہ بنا کر 62 فٹ اونچا آہنی پول نصب کیا گیا۔

28/ دسمبر 1939ء کو 2 بج کر 4 منٹ پر سیدنا مصلح موعودؓ نے ’’لوائے احمدیت‘‘ لہرایا۔اس سے قبل اسٹیج کا سائبان اتار دیا گیا تا کہ احباب واضح طور پر تقریب کا مشاہدہ کرسکیں۔ اس موقعہ پر حاضرین حضورؓ کے ساتھ ساتھ اس دعا کا ورد کرتے رہے:

رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِیع العَلِیم

لوائے احمدیت لہرائے جانے کے بعد سب احباب نے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا:

’’میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اور احمدیت کے قیام، اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لیے آخر دم تک کوشش کروں گا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے‘‘۔ آمین

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق جھنڈے کی حفاظت کیلیے مجلس خدام الاحمدیہ نے 12 خدام مقرر کیے اور اگلے روز نماز جمعہ کے بعد یہ جھنڈا دو ناظران کے سپرد کر دیا گیا اور اسے ایسے تالہ میں رکھا گیا جس کی دو چابیاں تھیں اور دونوں ناظران مل کر تالہ کھول سکتے تھے۔

(’’المحراب کراچی 1991ء‘‘ کی مدد سے تحریر کردہ مکرمہ صائمہ مریم ثمر صاحبہ کا یہ مضمون ماہنامہ ’’مصباح‘‘ ربوہ جون 1997ء میں شائع ہوا ہے)

**سوال:** احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے سب سے پہلا رسالہ کونسا تھا؟

**جواب:** احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے رسالہ مصباح 1926 میں متعارف کرایا گیا۔

**سوال:** لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے سب سے پہلے اسکول کا نام بتایئے؟

**جواب:** قلیل مالی وسائل کے باوجود 1928ء میں قادیان میں نصرت گرلز ہائی سکول قائم کیا گیا تا کہ لڑکیوں کو تعلیم تک رسائی حاصل ہو سکے۔

**سوال:** خواتین کے لیے پہلے کالج کا قیام کب عمل میں آیا؟

**جواب:** 1951ء میں ربوہ میں خواتین کا کالج قائم کیا گیا۔

**سوال:** ان مساجد کے نام بتائیں جو لجنہ و ناصرات کی مالی قربانیوں

سے تیار کی گئیں؟

**جواب:** مسجد مبارک ہیگ ہالینڈ، مسجد خدیجہ برلن، مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن، مسجد فضل لنڈن۔

**سوال:** حضرت مصلح موعودؓ رضی اللہ عنہ نے 26؍اپریل 1944ء کو منعقد ہونے والے مجلس عرفان میں اپنا ایک مبشر الہام بیان فرمایا تھا وہ کیا ہے؟

**جواب:** ’’آج رات مجھے یوں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔‘‘

(الازہار لذوات الخمار حصہ اول صفحہ 381)

**سوال:** حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

**جواب:** آپ نے فرمایا: ’’عورتیں جماعت کا ایک ایسا حصہ ہیں کہ جب تک ان کی تعلیم و تربیت ...مردوں سے زیادہ نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی ترقی اور تربیت میں بڑی سخت روک رہے گی۔ ان کی مثال اس ہیرے والے کی ہوگی جو ہیرا رکھتا ہو مگر اس کے استعمال سے بے خبر ہو وہ اسے ایک گولی سمجھ کے پھینک دیتا ہے۔‘‘

**سوال:** محترمہ امۃ الحیٰ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو کس مقصد کے تحت خط لکھا تھا؟

**جواب:** کہ عورتوں کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔

**سوال:** ناصرات کا کیا مطلب ہے؟

**جواب:** ’’ناصرات الاحمدیہ‘‘ کے لغوی معنی ’’احمدیت کی مددگار بچیاں‘‘ ہیں۔

**سوال:** ناصرات الاحمدیہ کی تاریخ و پس منظر پر روشنی ڈالیے؟

**جواب:** حضرت مصلح موعودؓ کی صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ فرماتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے کچھ سالوں کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی بنیاد ڈالی گئی جو کہ سات سے پندرہ سال تک کی بچیوں کی تنظیم ہے۔ جب لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم ہوئی اور ان کے اجلاسات ہوتے تھے تو ہم بچیاں باہر کھیلتی رہتی تھیں۔ ایک دن میں نے ان کو اکٹھا کیا۔ اندر کمرے میں لجنہ کا اجلاس ہو رہا تھا میں نے باہر تخت پوش پر سب بچیوں کو بٹھایا اور کہا آؤ ہم بھی اجلاس کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت مصلح موعودؓ تشریف لائے ہمیں دیکھا تو پوچھا کیا ہو رہا ہے؟ میں نے کہا ہم چھوٹی لجنہ ہیں اور ہم اپنا اجلاس کر رہی ہیں۔ آپؓ بہت خوش ہوئے اور ہمیں ’’ناصرات الاحمدیہ‘‘ کا نام دیا جس کے لغوی معنی ’’احمدیت کی مددگار بچیاں‘‘ ہیں۔ ابتدائی طور پر جولائی 1928ء میں صاحبزادی امۃ الحمید صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی کوشش سے چھوٹی لجنہ قائم ہوئی اور کچھ عرصہ بعد صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی تحریک پر ناصرات الاحمدیہ تنظیم کی بنیاد پڑی۔

چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب سابق انچارج احمدیہ مشن امریکہ کا بیان ہے کہ، صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ نے مجھ سے ایک سے زائد مرتبہ کہا کہ خدام الاحمدیہ تنظیم کی طرز پر احمدی لڑکیوں کی تنظیم قائم ہونی چاہیے۔ چنانچہ باہم مشورہ کے بعد طے پایا کہ صاحبزادی موصوفہ ایک خط کے ذریعہ سے حضورؓ سے سفارش کریں اور یہ بھی گزارش کریں کہ اس تنظیم کا نام بھی حضور خود تجویز فرمائیں۔ اس خط کا مسودہ تیار کرنے میں خاکسار کو خدمت کا موقع ملا۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی کوششوں سے ہی ’’ناصرات الاحمدیہ‘‘ جو کہ لجنہ اماء اللہ تنظیم کا ہی ایک حصہ ہے کی بنیاد پڑی اس تنظیم کے مقاصد میں یہی شامل ہے کہ ایک بچی جب پندرہ سال کی عمر تک پہنچ کر لجنہ اماء اللہ کا حصہ بنے تو اس کی بنیادی تربیت اس درجہ تک ہو کہ بالغ عمری میں وہ عورتوں کی دینی اور دنیاوی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرے اور معاشرے میں ان کے کھوئے گئے حقوق کے حق میں آواز بھی بلند کرے اور اپنے کردار اور عمل سے ان کو ان کا وہ مقام و مرتبہ جو اسلام نے انہیں عطا کیا ہے یاد دلائے۔ اس تنظیم کی سربراہ ملکی اور مقامی سطح پر سیکرٹری ناصرات کہلاتی ہے۔ ایک ناصرہ پندرہ سال کی شعوری عمر تک اپنی تنظیم سے منسلک رہنے کی تربیت پا کر وہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں قدم رکھ دیتی ہے۔

**سوال:** کس عمر کی بچیاں ناصرات کہلاتی ہیں؟

**جواب:** سات سے پندرہ سال کی بچیاں۔

**سوال:** کس لجنہ کی تحریک پر ناصرات کی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی؟

**جواب:** صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی تحریک پر ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کی بنیاد پڑی۔

**سوال:** ناصرات الاحمدیہ عمر کے لحاظ سے کتنے درجوں میں منقسم ہیں؟

**جواب:** تین درجوں میں:

1. سات سے دس سال کی بچیاں

قانتات: فرماں برداری اختیار کرنے والیاں۔

2. دس سے بارہ سال کی بچیاں،

صادقات: سچ اور حق کا ساتھ دینے والیاں۔

3. بارہ سے پندرہ سال کی بچیاں۔

محصنات: نیکیوں میں آگے بڑھنے والیاں۔

**سوال:** ناصرات الاحمدیہ کا نصب العین (Motto) کیا ہے؟

**جواب:** (Modesty) اپنے لباس، رہن سہن اور آداب زندگی میں ’’شائستگی‘‘ اختیار کرنا ہے۔

بخاری کی حدیث میں آیا ہے کہ شائستگی اختیار کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

**سوال:** ناصرات الاحمدیہ کا عہد کیا ہے؟

**جواب:** اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہوں گی اور سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔ ان شاء اللہ

**سوال:** ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کا باقاعدہ آغاز کب ہوا؟

**جواب:** 1945ء میں باقاعدہ طور پر اس تنظیم کا آغاز ہوا۔

**سوال:** ناصرات الاحمدیہ کے اجلاسات کی اہم شقیں کیا تھیں؟

**جواب:** اجلاسات کے لیے تفصیلی پروگرام ترتیب کیا گیا جس کی اہم شقیں یہ تھیں۔

تلاوت: قرآن کریم کی تلاوت ہر بچی کے لیے لازمی تھی اور قرآن کریم کا شروع سے آخر تک دور مکمل کیا جائے اور غلطیوں کی درستی کی جائے۔

نظم: درثمین اور کلام محمود سے نظمیں پڑھی جائیں اور ان کے معنی بتائیں جائیں۔

کہانی: حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے واقعات کہانی کے رنگ میں سنائی جائیں۔

تقاریر: سادہ اور عام فہم انداز میں مختلف عناوین پر زبانی تقاریر کروائی جائیں۔

سوال و جواب: آسان اور دلچسپ رنگ میں سوالات اور ان کے جوابات بتائے جائیں۔

امتحانات: مقررہ نصاب میں سے کچھ حصہ مقرر کر کے اس کا امتحان لیا جائے مثلاً نماز سادہ و باترجمہ، چہل احادیث، ادعیۃ الرسول ﷺ کی مسنون دعائیں، درثمین، کلام محمود کی نظمیں، اور سیرت حضرت مسیح موعودؑ و مصلح موعودؓ۔

یوم مسیح موعودؑ، یوم مصلح موعودؓ اور سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کروائے جائیں۔

**سوال:** ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات کا آغاز کب ہوا؟

**جواب:** تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم میں رقم ہے کہ 1955ء میں محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ مقرر ہوئیں تو آپ کی تحریک پر مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں ناصرات الاحمدیہ کا پہلا اجتماع پاکستان بننے کے بعد منعقد ہوا۔

**سوال:** تاریخ لوائے لجنہ پر روشنی ڈالیے؟

## لجنہ پرچم کی تاریخ

دسمبر 1939ء میں جماعت کے سالانہ اجتماع میں احمدیہ پرچم اور خدام الاحمدیہ پرچم لہرانے کے بعد خلیفۃ المسیح الثانیؓ اجتماع کے خواتین کے حصے میں پہنچے اور دعا پڑھتے ہوئے کہا:

’’اے ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ قبول فرما۔ یقیناً تو سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔‘‘

اس جھنڈے کو لہرایا گیا کہ جس نے اس جماعت کی خواتین کی نمائندگی کرنی تھی۔

لوائے لجنہ 35 فٹ اونچا تھا اور جھنڈے کی لمبائی ¾ 3 میٹر اور چوڑائی ¼ 2 میٹر تھی۔

احمدیہ پرچم کے گرافکس کے علاوہ اس میں کھجور کے تین درخت تھے جن کے نیچے ایک ندی بہتی تھی۔ جھنڈا ساٹن سے بنا تھا اور اس کے ڈیزائن کو مختلف رنگوں کے ریشمی دھاگوں کا استعمال کرتے ہوئے مشین سے سلائی کیا گیا تھا۔

خواتین اس دن اس قدر پرجوش تھیں کہ انہوں نے آزادی سے مذہبی نعرے لگانے شروع کر دیے۔

نعروں کا آغاز میمونہ صاحبہ نامی استانی نے کیا۔

خلفا کی ازواج اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والی خواتین بھی ارد گرد جمع تھیں جن میں حضور کی والدہ سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ بھی شامل تھیں۔

تقسیم ہند کے دوران اصل پرچم کو قادیان ہندوستان سے ربوہ، پاکستان کمیونٹی کے نئے ہیڈکوارٹر تک پہنچایا جانا تھا تاہم اس کی نقل و حمل کے دوران اسے غلط جگہ دی گئی۔ تحقیقات پر یہ بات سامنے آئی کہ:

1949ء میں لاہور سے ربوہ آنے والی ٹرین میں اسے پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا اور یہ کہ اس کے بعد سے اسے دوبارہ بنانے کی کوئی کوشش کی گئی تھی یا نہیں اس کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ ایسا کرنے کی تمام تر کوششوں کے باوجود یہ کبھی بحال نہیں ہو سکا۔

1998ء میں امۃ القدوس صاحبہ پاکستان کی سابق صدر لجنہ نے خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھا کہ جھنڈے کو دوبارہ بنانے کی اجازت دی جائے کیونکہ جھنڈے کے ڈیزائن اور طول و عرض کی تفصیلی وضاحت درج اور قابل تصدیق تھی۔

اس طرح اسے ایک بار پھر 1999ء میں خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

تعالیٰ کی اجازت سے دوبارہ بنایا گیا۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ’’ٹھیک ہے، اس جھنڈے کو ایک بار پھر دوبارہ بنائیں۔‘‘

یہ ہدایات اسی سال 1999ء میں عمل میں آئیں اور لجنہ پرچم کو خورشید انجم صاحبہ نے دوبارہ بنایا۔

اسی سال یہ جھنڈا سالانہ لجنہ اماء اللہ پاکستان سپورٹس ٹورنامنٹ میں بھی لہرایا گیا اور دنیا بھر میں لجنہ کی تقریبات میں اس کا استعمال جاری ہے۔

**سوال:** لوائے لجنہ کی گرافکس/رنگ اور علامات کے بارے میں بتایئے؟

**جواب:** ہمارے جھنڈے میں بہت سی قوی علامتیں ہیں، جو تمام تر روحانی نوعیت کی ہیں اس کا مرکزی مرحلہ خواتین کے آئیکنز کے لیے مختص ہے۔

### ہلال

جدید دور کی روحانی تاریکی میں ایک نئے دور کی علامت ہے۔

### چھ نکاتی ستارہ

ارکان ایمان کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو کہ چھ ہیں۔ (1) اللہ پر ایمان (2) اس کے فرشتوں پر ایمان (3) اس کی کتابوں پر ایمان (4) اس کے رسولوں پر ایمان (5) یوم آخرت پر ایمان (6) خیر وشر کی تقدیر پر یقین۔

### سفید مینار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں پوری ہونے والی پیشین گوئی کی نمائندگی کرتا ہے۔

فَبَيْنَمَا هُوَكَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ

(صحیح مسلم، کتاب الفتن...باب ذکر الدجال حدیث نمبر 7373)

اور اسی کیفیت میں وہ ہوگا کہ اللہ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے شرقی سفید منارہ کے پاس نازل ہوگا۔ دو زرد چادروں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔ جب وہ اپنے سر کو جھکائے گا تو پانی کے قطرے گریں گے اور جب وہ اسے اٹھائے گا تو موتی کی طرح چاندی جیسے قطرے ٹپکیں گے۔

### سورج

مغرب سے طلوع ہونے والا سورج مغربی دنیا میں اسلام اور احمدیت کی کامیابی کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے گا پھر جب سورج مغرب سے نکلے گا تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کا ایمان لانا کسی کو فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے (یقین قیامت کی نشانی سے قبل) ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

(صحیح مسلم جلد اول:حدیث نمبر 396)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

’’ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کیے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377)

### نخلستان

زرچگی کی علامت ہے۔

(نَخْلِسْتان کے اردو معانی: کھجور کے درختوں کا باغ

خشک اور بے آب وگیاہ ریگستانوں کے درمیان کوئی سرسبز وشاداب علاقہ جہاں کوئی چشمہ یا کنواں یا درخت موجود ہوں، خشک مقام پر باغ، صحرا میں سرسبز جگہ کا قطع (پانی کی موجودگی کی وجہ سے)

### کھجور کے تین درخت

یہ درخت تین بابرکت خواتین حضرت ہاجرہ، حضرت مریم علیہ السلام اور حضرت آمنہ کی نمائندگی کرتے ہیں، جنہوں نے صحرا میں خدا کے تین پیغمبروں کو جنم دیا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

---

بقیہ: لجنہ اماء اللہ کے سو سال اور ہماری ذمہ داریاں......از صفحہ 15

بھی دکھانے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13؍جنوری 2017ء)

’’ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے، اس کی حفاظت اس کا کام ہے۔کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدس پر حرف آتا ہو۔‘‘

(الازہار لذوات الخمار جلد سوم حصہ دوم صفحہ 10-11)
(جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء مستورات سے خطاب)

آخر میں لجنہ اماء اللہ کی سو سالہ جوبلی جو ہم منانے جا رہے ہیں، اس حوالہ سے لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ایک عاملہ ممبر کے ایک سوال کے جواب میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو جواب ارشاد فرمایا، وہ پیش خدمت ہے۔فرمایا:

’’اصل چیز یہ ہے کہ سو سال پورے ہونے پہ آپ کی لجنہ کی ہر ممبر جو ہے وہ سو فیصد، اور ناصرات کی ہر ممبر سو فیصد جماعتی معاملات میں Involve ہونی چاہیے ، جماعتی تعلیم پہ عمل کرنے والی ہونی چاہیے۔سو فیصد جو ہے اللہ تعالیٰ کی صحیح عبادت گزار ہونی چاہیے۔قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی اور اس پہ عمل کرنے والی ہونی چاہیے۔ جماعت کے ساتھ اس کا مضبوط تعلق ہونا چاہیے۔ یہ سب بنیادی چیزیں ہیں...اصل تو چیز یہ ہے کہ اس سو سال میں ہمیں کوئی شخص انگلی اٹھا کر یہ نہ کہے کہ سو سال تو پورے ہو گئے ،بڑی جوبلیاں منا رہے ہیں، لیکن ان کی 75 فیصد لجنہ صرف جو ہے جماعتی کاموں میں Involve ہے یا 50 فیصد Involve ہے اور باقی تو ان کے ایمان ایسے ہیں کہ قرآن کریم کا حکم ہے حیا دار لباس کا، ان کے حیا دار لباس نہیں ہوتے۔قرآن کریم کا حکم ہے پردے کرنے کا، ان کے پردے بھی صحیح نہیں ہیں۔قرآن کریم کا حکم ہے اللہ کے حق ادا کرنے کا، وہ تو بہت ساری ایسی ہیں جو حق ادا نہیں کر رہیں۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے بندوں کے حقوق ادا کرنے کا، اس میں بہت ساری ایسی ہیں جو بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہیں۔تو اگر ہماری اکثریت، یا نصف بھی پوری طرح عمل نہیں کر رہی ان چیزوں پہ جو بنیادی چیزیں ہیں اسلام کی تعلیم کی، تو پھر سو سالہ جوبلیاں منانے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔تو اصل میں یہی ہے کہ سو سال پورے ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ایمانوں کی مضبوطی کا بھی جائزہ لیں۔ اس کے لئے بھی ایک سکیم بنائیں۔

(نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ Virtual ملاقات 27؍مارچ 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنے فرائض ادا کرنے والے ، خلیفۂ وقت کی توقعات پر پورا اترنے والے اور حضور اقدسؒ کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے بنائے اور خلیفۂ وقت ہمیشہ ہم سے خوش اور راضی ہوں۔ آمین

## ادارہ الفضل آن لائن کی کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعود بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الٰہی
4. ذیلی تنظیموں کا تعارف اور ان کے مقاصد
5. ارشادات نور
6. جماعت احمدیہ کا نظام خلافت
7. دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے
8. قرآنی انبیاء
9. معلمین وقف جدید کے لیے مشعل راہ
10. اداریے جلد 1
11. اداریے جلد 2
12. اداریے جلد 3
13. واقعہ افک
14. کتاب تعلیم
15. مجدد دین اسلام تعارف و کارہائے نمایاں
16. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
17. حیات نور الدین
18. جامع المناھج والاسالیب
19. مقام وعظمت خلافت
20. الفضل کی اہمیت، افادیت اور قلم کے استعمال کی ترغیب
21. مسز ناصر کی کہانی مسز ناصر کی زبانی
22. قرآن کی سورتوں کا تعارف
23. سیدنا حضرت امیر المؤمنین کا دورہ امریکہ 2022ء
24. ربط ہے جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حامدہ سوسن چوہدری۔نیشنل صدر لجنہ جرمنی بتوسط انچارج لجنہ مرکزی لندن

# ترقیاتی رپورٹ لجنہ اماء اللہ جرمنی

## 2005ء تا 2009ء

- ماہانہ رپورٹس پر مجالس کو تبصرہ جات بھجوانے شروع کیے۔
- لجنہ اماء اللہ جرمنی کی کارکردگی کی رپورٹ براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جانے لگی۔اس سے قبل نیشنل امیر کی وساطت سے رپورٹ جایا کرتی تھی۔
- لجنہ کے جماعتی آئی ڈی کارڈ کا سسٹم شروع ہوگیا۔پہلے لجنہ کے کارڈ بنائے گئے بغیر تصویر کے، پھر ناصرات کے کارڈ بنے۔
- مجالس کی صدرات لجنہ کے انتخابات کا سلسلہ پہلے سارا سال جاری رہتا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے راہنمائی سے یہ انتخابات لجنہ اماء اللہ کے سال کے آخری دو ماہ اگست اور ستمبر میں کیے جانے لگے۔
- مجلس شوریٰ لجنہ میں پہلے سب کمیٹیاں نہیں بنائی جاتی تھیں۔تمام منظور شدہ تجاویز ان سالوں میں مجلس شوریٰ کے موقع پر باقاعدہ سب کمیٹیاں اور سب کمیٹی مال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے بنائی گئیں۔
- نیز مجلس شوریٰ میں پرنٹ کرواکر مالی سال کا بجٹ پیش کیا جانے لگا۔
- شعبہ ناصرات میں سیکرٹری ناصرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق پہلی دفعہ ناصرات کی عاملہ بنائی۔
- پریکٹیکل کے لیے بچیاں آنا شروع ہوئیں، پہلے سالوں میں کم بچیاں تھیں پھر آہستہ آہستہ یہ تعداد زیادہ ہوئی۔اب تک ایک بڑی تعداد اس سے استفادہ حاصل کرچکی ہے اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل اجتماع کے موقع پر ریجنل و لوکل امارات کی صدرات کی میٹنگ ہوئی۔
- خدیجہ مسجد کی سنگ بنیاد اور افتتاح ہوا۔الحمدللہ

## 2009ء تا 2015ء

- لجنہ ویب سائٹ پر کام شروع ہوا اور اس کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- ای میل سسٹم کو مجالس میں رواج دیا گیا، کافی عرصہ اس پر آہستہ آہستہ کام کیا گیا، اس وقت الحمدللہ سو فیصد اسی سسٹم پر کام جاری ہے۔
- لجنہ ممبرات کے آئی ڈی کارڈ مع تصاویر مکمل طور پر لجنہ شعبہ تجنید کے تحت شروع ہوگیا ہے۔
- لجنہ ہیلپ لائن کا آغاز، جس میں ایک مرکزی ٹیم ڈاکٹرز، وکیل اور دیگر ممبرات پر مشتمل بنائی گئی۔
- سانحہ لاہور کے بعد سے سیکیورٹی کے سسٹم کو مضبوط بنانے کی غرض سے ہر مجلس میں سیکیورٹی کی باقاعدہ ٹیمیں بنائی گئیں۔جن کو بنیادی تربیت دینے کے لیے کیمپس بھی لگائے گئے۔
- قرآن کریم کی تعلیم کے لیے ترتیل القرآن، ترجمۃ القرآن کی کلاسز آن لائن شروع کی گئیں۔
- کتاب التجوید شائع کی گئی، جس سے ممبرات نے بہت فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہی ہیں۔
- بنیادی نصاب لجنہ اماء اللہ شائع کیا گیا۔نیز ناصرات کے نصاب پر کام شروع کیا گیا۔
- مجلس شوریٰ پر پچیس کی کسر کے بجائے پچاس کی کسر پر نمائندگان شوریٰ کا انتخاب، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے کیا گیا۔
- عائشہ میگزین، مریم میگزین شروع کیا گیا۔
- مجلس شوریٰ کی تجویز اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مرکزی دینی کلاس کا افتتاح ہوا۔
- لجنہ کے رسالہ خدیجہ کے تحت شہداء نمبر، خواتین مبارکہ نمبر، سیرت خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی اشاعت ہوئی۔
- نیشنل اجتماع کے موقع پر پہلی دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں کسی صدر لجنہ کو پہلی مرتبہ عہد دہرانے کا موقع ملا۔
- پہلی مرتبہ نیشنل اجتماع لجنہ جرمنی و یوکے ایک ہی تاریخوں میں ہوئے، اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب براہ راست دکھایا گیا۔ الحمدللہ
- نیشنل اجتماع کے موقع پر نومبائعات بہنوں کے مقابلہ جات شروع کیے گئے۔
- نیشنل اجتماع میں متفرق نظامتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔نیز اجتماع کے مقابلہ جات کے اسٹرکچر میں تبدیلی کی گئی، نمائشوں کا اہتمام اور پریزنٹیشن کے مقابلہ جات شروع کیے گئے۔شام کے ٹائم خاص موضوع پر فیچر پروگرام شروع کیا گیا۔
- پہلی دفعہ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض راہنمائی حاضر ہوئیں۔
- لجنہ گیسٹ ہاوس کا افتتاح ہوا۔
- بیت العافیت کی عمارت کی خریداری اور افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ہاتھوں سے ہوا۔
- نوجوان سٹوڈنٹ بچیوں کے ساتھ ذاتی رابطے، جماعتی خدمات میں آگے لے کر آنے کے ساتھ یہ کوشش بھی کی گئی کہ مجلس شوریٰ کے موقع پر منظوریوں کے وقت نوجوان بچیوں کو ترجیح دی جائے گی۔
- سو مساجد سکیم کے تحت ایک ملین یورو دینے کا وعدہ کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے لجنہ ہر سال اپنے وعدہ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق پا رہی ہے۔
- شعبہ رشتہ ناطہ کے تحت دفتر میں کام شروع ہوا، لجنہ کے کوائف خود لجنہ کی معاونہ رشتہ ناطہ کی زیر نگرانی جمع کیے جانے لگے، نیز نئی شادی شدہ بچیوں یا ایسی بچیاں جن کی عنقریب شادی ہونے والی ہو ان کے لیے سیمینار رکھے گئے، جس میں ان کو عائلی زندگی کو خوشگوار بنانے کی ترغیب اور چند تحائف جس میں مختلف کتب شامل ہیں پیش کیے جاتے۔یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔
- شعبہ تربیت کے تحت نیشنل اور ریجن کی سطح پر تربیتی کمیٹیاں بنائیں گئیں جو رشتہ طے ہونے کے بعد کونسلنگ کے موقع پر لجنہ کی طرف سے مقرر کردہ ممبر بچی سے اس کی مکمل رضامندی پوچھتیں۔
- شعبہ تبلیغ کے تحت لیزر بریف لکھنے کا کام شروع کیا گیا۔
- شعبہ صنعت و دستکاری کے تحت پاکستان سے برقعے منگوا کر سیل کیے گئے۔

## 2015ء تا 2021ء

- شعبہ تبلیغ کے تحت Peace Symposium کا آغاز کیا گیا۔
- شعبہ تبلیغ کے تحت پہلی مرتبہ- I am a Muslim woman ask me anything کے عنوان سے سٹال لگائے گئے اور احمدی مسلمان لجنہ نے دین حق کا پیغام پہنچایا۔
- سلطان القلم پروجیکٹ 2017ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی ویب سائٹ آغاز فرمایا۔
- واقفات نو کے نیشنل اجتماع کا آغاز ہوا۔
- نائیجر میں ایک ڈسپنسری اور ایک سلائی اسکول کا آغاز لجنہ اماء اللہ جرمنی کے تحت ہوا۔
- لندن مسجد بیت الفتوح کے آگ لگ جانے والے سانحے کے بعد جو کنسٹرکشن کا کام شروع ہوا اس میں لجنہ اماء اللہ نے تین لاکھ یورو دینے کا وعدہ کیا اور پورا بھی کیا۔الحمدللہ
- جماعتی شوریٰ میں سب کمیٹیز کی میٹنگ میں ایک لجنہ اماء اللہ کی نمائندہ کو شامل ہونے کی اجازت ملی۔
- عائشہ اکیڈمی کا آغاز ہوا۔
- شعبہ سو مساجد کے تحت لجنہ جوبلی سال کے حوالہ سے دس مساجد بنانے کا وعدہ کیا گیا، اور اس پراجیکٹ پر کام جاری ہے۔
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تمام مجالس کی لوکل صدران، ریجنل صدران اور نیشنل عاملہ کی میٹنگ ہوئی۔
- 2020ء میں تعلیمی و تربیتی کلاسز آن لائن کروائی گئیں، جس میں لجنہ ممبرات کی ریکارڈ حاضری دس ہزار رہی۔
- لجنہ ویب سائٹ کو نئے سرے سے اپ ڈیٹ کیا گیا۔
- لجنہ اماء اللہ کا work.de پر باقاعدہ آن لائن رپورٹس کا سلسلہ شروع ہوا۔
- سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی ممبرات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لندن حاضر ہوئیں۔
- بنیادی نصاب ناصرات الاحمدیہ تیار کروا کر مجالس میں بھجوایا گیا۔
- شعبہ ضیافت کے تحت Kochdull (کھانا پکانے کے مقابلہ جات) نیشنل سطح پر کرونا کی وبا کی وجہ سے نہیں ہو سکے، البتہ ریجن کی سطح پر جرمنی بھر میں یہ مقابلہ جات کروائے گئے۔
- چیرٹی واک جو کہ مجلس انصار اللہ کے تحت رکھی جاتی ہے اس میں لجنہ کو شامل ہونے کی اجازت ملی۔
- شعبہ خدمت خلق کے تحت لجنہ اماء اللہ نے بلڈ ڈونیشن کا آغاز کیا۔
- وقف عارضی کی انچارج مقرر کر کے اس کا باقاعدہ کام شروع ہوا۔
- یورپین مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں 8 ممالک کی نمائندگان و شاعرات نے شرکت کی۔
- پہلی مرتبہ جلسہ کمیٹی لجنہ اماء اللہ، نیشنل صدر صاحبہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لندن حاضر ہوئی۔
- ناصرات الاحمدیہ کے تحت معیار اوّل کی ناصرات اسلام آباد، برطانیہ میں پہلی ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لیے حاضر ہوئیں۔
- MAMO جو کہ ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن ہے اس کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- بچوں کے لیے چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتب مع تصاویر شائع کی گئیں۔
- شعبہ اشاعت کے تحت ''عائلی مسائل اور ان کا حل'' اور ''سوشل میڈیا'' کتب کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا۔
- ملکی سیاسی خواتین کو نئے سال کے کارڈز بھجوائے جاتے ہیں۔

انیق احمد رفیق

# تنظیم لجنہ اماءاللہ کے سو سال اور ہماری ذمہ داریاں

## لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی بنیاد

اس کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 15/ دسمبر 1922ء کو اپنے قلم سے قادیان کی مستورات کے نام ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں سے کچھ حصہ پیش ہے:

’’ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اب تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے، ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہیے جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوسکیں … علاوہ اپنی روحانی و علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں ہی کی کوشش پر ہے۔ چونکہ بڑے ہو کر جو اثر بچے قبول کر سکتے ہیں وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔‘‘

(تاریخ لجنہ حصہ اوّل صفحہ 672)

چودہ خواتین نے دستخط کیے۔ پہلا نام حضرت ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کا تھا۔ یہ دستخط کنندگان حضورؓ کے ارشاد پر 25/ دسمبر 1922ء کو حضرت اماں جان سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے گھر جمع ہوئیں۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے بھی خطاب فرمایا۔ اس میں لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ تنظیم کا نام لجنہ اماءِ اللہ یعنی اللہ کی لونڈیوں کی انجمن تجویز فرمایا۔ آپؓ نے کئی مشورے دیے اور نصیحتیں کیں۔

حضورؓ نے اس تنظیم کے قیام کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں کچھ نکات پیش فرمائے جن میں سے چند آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

- اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔
- اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے ایک انجمن قائم کی جائے تا کہ اس کام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جا سکے۔
- اس امر کی ضرورت ہے کہ قواعد و ضوابط سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ اسلام کے مطابق ہوں اور اس کی ترقی اور اس کے استحکام میں ممد ہوں۔
- اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اس کی تیار کردہ اسکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدّنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔
- اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحادِ جماعت کو بڑھانے کے لئے … کوشاں رہو… اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو۔
- اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے، پینے، پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو۔ اس کے لئے ایک دوسری کی پوری مدد کرنی چاہئے۔ اور ایسے ذرائع پر غور اور عمل کرنا چاہئے۔
- اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بد دل اور رست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو اور خدا، رسولؐ، مسیح موعودؑ اور خلفا کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ اسلام کی خاطر اور اس کے منشا کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو۔ اس لئے اس کام کو بجا لانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔

(ماخوذ از لجنہ اماء اللہ کی بنیاد اور اس کے شاندار نتائج)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’لجنہ کی تنظیم کے قیام سے آپ کو، احمدی عورت کو اللہ تعالیٰ نے وہ مواقع میسر فرما دیے جہاں آپ اپنے علم اور تجربے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو مزید چمکا سکتی ہیں۔ پس اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 19/ جون 2015ء صفحہ 20)

حضرت مصلح موعودؓ کی منشا اور خلفائے احمدیت کے مختلف مواقع پر کیے گئے خطابات کی روشنی میں اب ہم اس عظیم کام کو آگے لے کر چلنے کے بارہ میں راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کہ ہم سے ان پاک ہستیوں نے کیا توقعات رکھی ہوئی ہیں۔

نماز کی ادائیگی ایک مسلمان پر فرض ہے۔ والدین نے نہ صرف خود نمازیں ادا کرنی ہیں بلکہ اپنی گودوں میں پلنے والے بچوں کو بھی نمازی بنانا ہے۔ اس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سمجھاتے ہیں کہ:

’’نماز پڑھنے کی تلقین کرنا اور نماز پڑھنے کا صحیح طریق سکھانا یہ ماں باپ کا اولین فرض ہے۔ کس طرح کھڑے ہونا ہے، کس طرح نماز میں بیٹھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ بچوں کی انتہائی بچپن میں تربیت کیا کرتے تھے۔ بیشک ذیلی تنظیمیں تربیت کرنے اور اکائی پیدا کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں لیکن اس سے ماں باپ کی ذمہ داریاں کم نہیں ہوگئیں۔‘‘

بچوں میں نماز کی عادت راسخ کرنے کا گُر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ یوں بتاتے ہیں:

’’اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت، بلکہ باطل ہے … یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے… جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ! آج نماز میں تم نے کیا کیا۔ کیا اللہ سے باتیں کیں، کیا دعائیں کیں اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہوں گی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشو و نما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ جنوری 1997ء مطبوعہ خطبات طاہر جلد 16 صفحہ 39-41)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آپ، جن کے ہاتھ میں مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے کی ذمہ داری ہے، آپ کا کام ہے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔ اپنے آپ کو بھی ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں اور اپنے بچوں کے لئے یہ نیک نمونے قائم کرتے ہوئے ان کی بھی نگرانی کریں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے (کہ نہیں)۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 19/ جون 2015ء صفحہ 15)

قرآن کریم جو ہماری ہدایت کا ذریعہ ہے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’قرآن کو غور سے پڑھیں۔ قرآن کریم کی تمام تعلیمات کی پیروی کریں۔ قرآن کو اپنا رہنما بنائیں، اس کی عطا کردہ ہدایات پر توجہ سے عمل کریں اور یاد رکھیں کہ ہمیں قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی طاقت تب ہی حاصل ہو گی جب ہم اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اگر ایسا نہیں ہو گا تو ہمارے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور ہر وقت قربانی کے لیے تیار رہنے کے دعوے جھوٹے اور بے معنی اور کھوکھلے ہوں گے۔‘‘

(سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 12 تا 15/ ستمبر 2019ء)

جماعت احمدیہ کو ایک بات جو تمام باقی مسلمانوں سے ممتاز کرتی ہے وہ ہے خلافت۔ اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خلافت کا بابرکت نظام عطا ہوا ہے۔ پس اس کی برکات سے دائمی حصہ پانے کے لئے، اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ یہی دین ہے۔ یہی توحید ہے۔ یہی مرکزیت ہے اور اس کے ساتھ وابستگی میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس لیے اس نعمت کی قدر کریں۔ خدا کا شکر بجالائیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ ادب، احترام، اطاعت اور وفا اور اخلاص کا تعلق مضبوط تر کرتی چلی جائیں۔‘‘

حضور انور مزید فرماتے ہیں:

’’آج اسلام کا غلبہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکا ہے ….. اس لئے اس مقدس و بابرکت نظام کے معین و مددگار بن جائیں اور آنے والی نسلوں کو بھی نظام خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 14/ مارچ 2014ء)

تبلیغ ہر احمدی کے لئے ایک اہم فریضہ ہے۔ اسلام احمدیت کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانے کے لیے احمدی خواتین نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ہے۔ اس بارہ میں راہ نمائی فرماتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہاں کی پلی بڑھی بچیاں ہیں یا پڑھی لکھی عورتیں ہیں، ان کو تو زبان کی آسانی ہے۔ لجنہ کے تبلیغ کے شعبہ کو چاہئے کہ ایسی عورتوں اور بچیوں کی ٹیمیں بنائیں اور ان کو تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ لیکن ایک بات واضح طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ لڑکیوں کے تبلیغی رابطے صرف لڑکیوں سے ہونے چاہییں یا عورتوں سے ہونے چاہییں۔ بعض لوگوں کے رابطے انٹرنیٹ کے ذریعے سے تبلیغ کے ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کے تبلیغی رابطے

بھی صرف لڑکیوں اور عورتوں سے رکھیں۔‘‘

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول جلد سوم حصہ دوم صفحہ 29)

## خلفائے احمدیت کی احمدی ماؤں سے توقعات

تربیتِ اولاد والدین، بالخصوص ماؤں کا اہم فریضہ ہے۔حضور انور فرماتے ہیں:

’’کسی بھی قوم کے بنانے یا بگاڑنے میں عورت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ مستقبل کی نسلیں اس کی گود میں پرورش پارہی ہوتی ہیں۔‘‘ بچے کی سب سے اعلیٰ تربیت گاہ اس کی ماں ہے۔ پس اس لئے ماؤں کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری ساری عورتیں یہ ذمہ داری ادا کرنے والی ہو جائیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

’’پچاس فیصد بھی ہو جائیں تو نسلوں کی حفاظت کی ضمانت بن جائیں گی۔ ان کے دین کو سنوارنے والی بن جائیں گی۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی بن جائیں گی۔ اسی طرح اپنی اولاد میں اپنی قوم اور ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا بھی ماؤں کا کام ہے اور یہ بھی عہد ہے۔ آپ کے عہد میں شامل ہے۔ ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر قوانین کی پابندی کے لئے تیار کرنا ماؤں کا کام ہے۔ برائی اور اچھائی میں تمیز پیدا کروانا ماؤں کا کام ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنا، اس کی طرف توجہ دلانا ماؤں کا کام ہے۔‘‘

عفت، پاکدامنی اور معاشرے میں امن وسکون کے حصول کے لئے پردہ بہت ضروری ہے۔ یہ اتنا اہم ہے کہ اس کا حکم قرآن کریم میں ملتا ہے، چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہر احمدی لڑکی، لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم ٹائٹ جِین اور بلاؤز نہیں پہن سکتیں؟ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنے نمونے بھی دکھانے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ جنوری 2017ء)

’’پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی بچی اور ایک احمدی عورت کا ایک تقدس ہے، اس کی حفاظت اس کا کام ہے۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جو دین سے دور لے جانے والا ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے آپ کے تقدس پر حرف آتا ہو۔‘‘

(الازہار لذوات الخمار جلد سوم حصہ دوم صفحہ 11-10
جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء مستورات سے خطاب)

’’احمدی عورتوں اور بچیوں کو مغربی ممالک میں رہتے ہوئے صرف ایسے فیشن اختیار کرنے چاہییں جو انہیں غیر اخلاقی حالت اور بے حیائی کی طرف لے جانے والے نہ ہوں۔ ایسے فیشن کی پیروی نہ کریں، ایسے لباس نہ پہنیں جو آپ کے جسم کے خدّ و خال کو ظاہر کرنے والے ہوں... بعض اوقات بچیاں سر کو، یا اپنے بالوں کو، یا بعض اوقات فیشن کی وجہ سے اپنے سینے کو بھی نہیں ڈھانپتیں۔بعض ایسے کوٹ برقعے کے طور پر پہنتی ہیں جو ان کے جسم کو ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔حضورِ انور نے فرمایا کہ پردے کی شرائط کو پورا کرنے والا کوٹ پہننا چاہیے اور درست طریق سے سر کو سکارف سے ڈھانپنا چاہیے۔ ہمیشہ اتنے بہترین انداز میں لباس پہنیں کہ کسی کو آپ کی حیاداری اور عفّت پر سوال اٹھانے کا بھی موقع نہ ملے۔ آپ کو اپنے پردے پر مان ہونا چاہیے۔

(سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یوکے 12 تا 15/ ستمبر 2019ء الفضل 17/ ستمبر 2019ء)

پھر معاشرہ میں کس حد تک مدغم ہونا ہے اور اس سلسلہ میں کس بات کا خیال رکھنا ہے، اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’دین کو ہر معاملے میں دنیا پر مقدم رکھنا آپ کا شعار ہونا چاہیے۔ آپ سب ایک اچھا شہری بننے کی کوشش کرتے ہوئے معاشرے کا صحت مند وجود بنیں۔ اس معاشرے میں Integrate ضرور ہوں لیکن اپنی دینی اور اخلاقی اقدار کو نہ بھولیں۔ Integration کا بہترین طریق یہ ہے کہ اس معاشرے کی بہتری کی خاطر کوشاں رہیں۔‘‘

(سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 2021ء کے اختتامی اجلاس سے حضورِ انور کا بصیرت افروز خطاب، اور مختصر رپورٹ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ماں باپ کے ظاہر رویّوں اور ایک دوسرے سے سلوک کا اثر بھی بچوں پر ہوتا ہے اور وہ ان کی ظاہری حالت اور اخلاق کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لاشعوری طور پر بچوں پر ماں باپ کی دوسری برائیوں اور میلانات کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے اور وہ ان کے میلانات سے اور برائیوں سے اثر لیتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کو اپنی اصلاح کرنے اور اپنی برائیوں سے اگلی نسل کو بچانے کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔‘‘

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2018ء مستورات سے خطاب)

فرمایا:

’’پھر اس بات کو بھی تربیت کے نقطۂ نظر سے ماں باپ کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ گھر کا ماحول ایسا پاکیزہ اور سازگار ہو ...ظاہر و باہر ایک ہو۔ دوعملی نظر نہ آئے۔ پھر ہی بچے صحیح طور پر تربیت حاصل کریں گے۔ سچائی ہو اور ہر معاملے میں قول سدید ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے نمونے ظاہر ہوں۔‘‘

(جلسہ سالانہ برطانیہ مستورات سے خطاب 2018ء)

ایک اہم بات جس کا ہر ماں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ صرف لڑکیوں کی تربیت پر توجہ نہیں دینی بلکہ لڑکوں کی تربیت کرنی بھی اتنی ہی اہم ہے، چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:

’’اگر لڑکے ہیں تو انہیں بتانا ہے کہ شریعت نے تم پر عورت کے حقوق کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہر ماں اپنے لڑکے کی، اپنے بچے کی اس طرح تربیت کرے تو بہت سارے مسائل گھروں کے بھی حل ہو جائیں گے کہ عورت کے حقوق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے، شریعت میں تم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنا گناہ ہے تو آئندہ آنے والے احمدی مسلمان مرد مسلمان عورت کے بلکہ ہر عورت کے حقوق کے، علمبردار بن جائیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16/ دسمبر 2016ء صفحہ 17)

ایک دور رس قوم صرف اپنے حال پر ہی نظر نہیں رکھتی بلکہ مستقبل کی منصوبہ بندی ساتھ ساتھ کرتی رہتی ہے۔ دین کے ساتھ جڑے رہنے کے بارے میں حضور اقدسؑ کے پرحکمت الفاظ پیشِ خدمت ہیں:

’’وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہوگئی ہے انہوں نے ان شاء اللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے۔ان کو بھی ابھی سے سوچنا چاہئے کہ ان کا مقام کیا ہے اور ان پر کس قسم کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں ان پر پڑنے والی ہیں۔ پس چاہے یہ شادی شدہ عورتیں ہیں، بچوں کی مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں، اگر سب نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو ایسے ماحول میں رہتے ہوئے جہاں آزادی کے نام پر بے حیائیاں کی جاتی ہیں، جہاں مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا سے بھی دُوری پیدا ہوتی جارہی ہے، جہاں خدا کے وجود پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا جارہا ہے، یا اکثر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار کیا جارہا ہے، تو پھر نہ آپ کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے، نہ آئندہ نسلوں کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 10/اکتوبر 2014ء صفحہ 2)

جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں اس میں سوشل میڈیا ایک ایسی حقیقت بن گیا ہے جس کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بھی بار بار ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’آج کل سوشل میڈیا پر بہت سی بُرائیاں جنم لے رہی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں ماں باپ کے سامنے خاموشی سے چَیٹنگ کررہے ہوتے ہیں۔ پیغامات کا اور تصاویر کا تبادلہ ہورہا ہوتا ہے۔ نئے نئے پروگراموں میں اکاؤنٹ بنالیے جاتے ہیں اور سارا سارا دن فون، آئی پیڈ اور کمپیوٹر وغیرہ پر بیٹھ کر وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اس سے اخلاق بگڑتے ہیں، مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہونے لگتا ہے اور بچے دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر رکھنے اور انہیں محدود کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے آپ کو ان کے لیے متبادل مصروفیات بھی سوچنا ہوں گی۔ انہیں گھریلو کاموں میں مصروف کریں۔ جماعتی خدمات میں شامل کریں اور ایسی مصروفیات بنائیں جو ان کے لیے اور معاشرہ کے لیے مثبت اور مفید ہوں۔ یہ بڑی اہم ذمہ داری ہے جسے احمدی مستورات نے بجالانا ہے۔‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ جرمنی 10/ جولائی 2016ء)

عفت، پاکدامنی اور معاشرے میں امن وسکون کے حصول کے لئے پردہ بہت ضروری ہے۔ یہ اتنا اہم ہے کہ اس کا حکم قرآن کریم میں ملتا ہے، چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہر احمدی لڑکی، لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم ٹائٹ جِین اور بلاؤز نہیں پہن سکتیں؟ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنے نمونے

بقیہ صفحہ 12 پر

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

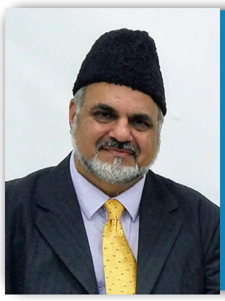

وسیم احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن برازیل

# تاریخ لجنہ اماء اللہ برازیل

برازیل میں لجنہ اماء اللہ تنظیم کے باقاعدہ اجرا سے قبل بعض خواتین کو انفرادی طور پر نمایاں رنگ میں خدمت کی توفیق ملی ان میں سرفہرست ایک برازیلین خاتون سسٹر آمنہ ہیں جن کو کو پہلی برازیلین احمدی مسلمان خاتون کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ بیعت کے بعد انہوں نے خاص طور پر علمی خدمات انجام دیں اور کئی جماعتی کتب نیز قرآن کریم کے پرتگیزی میں ترجمہ کے ضمن میں آپ کو نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ برازیل میں پیٹروپولس شہر میں جو موجودہ مشن ہاؤس کی پراپرٹی ہے اس کے حصول میں بھی آپ کا کلیدی کردار تھا۔ اسی طرح آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر پرتگال جا کر وہاں جماعت رجسٹرڈ کروانے کی بھی تاریخی توفیق ملی۔ پھر مکرمہ عائشہ یاوسن صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف یاوسن صاحب سابق مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل بھی ہیں جنہوں نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ 5 سال کا عرصہ بہت تنگ حالات میں بڑے صبر کے ساتھ گزارا اور ان کے کاموں میں شانہ بشانہ سہارا بنیں۔ مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ کو بھی قابل قدر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ خاص طور پر ضیافت کے شعبہ میں۔ 1995ء میں یورپ مراکز کی تحریک پر انہوں نے اپنا شادی والا سارا زیور پیش کر دیا اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اپنے دستخط مبارک سے ان کے نام اپنے خط میں تحریر فرمایا کہ:

''عزیزہ مکرمہ انیلہ وسیم ظفر صاحبہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مساجد فنڈ میں جو زیورات آپ نے پیش کئے ہیں اسے وہیں برازیل مشن کے لئے رکھیں۔ آپ کی یہ قربانی بہت قابل قدر ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ قبول فرمائے۔ آپ کو صحت دے اور بچوں کو نیک خادم دین بنائے۔ والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد۔ خلیفۃ المسیح الرابع (14-06-1995ء)''

## لجنہ اماء اللہ کا باقاعدہ آغاز

خاکسار نے 1998ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں برازیل میں ذیلی تنظیموں کے قیام کے لیے لکھا چنانچہ اس پر پیارے آقا نے اپنے خط محررہ 16-02-1998ء میں فرمایا:

''پیارے عزیزم وسیم احمد ظفر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ برازیل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ذیلی تنظیموں کے قیام کے متعلق موصول ہوا۔ آپ کے اس اقدام سے مجھے خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔۔۔صدر مجلس لجنہ اماء اللہ کے لئے مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ کا نام منظور ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مقبول خدمت کی توفیق عطاء فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کے اخلاص اور جذبہ ایمان میں نمایاں ترقی عطاء فرمائے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے۔ والسلام۔ خاکسار۔ مرزا طاہر احمد۔ خلیفۃ المسیح الرابع''

پس مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برازیل کی پہلی صدر ہیں جو تاحال اس عہدہ پر خدمت بجالا رہی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ برازیل کا پہلا سالانہ اجتماع خلافت جوبلی کے سال 2008ء میں مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ سالانہ اجتماعات کے علاوہ لجنہ اماء اللہ برازیل کے تحت جو پروگرام باقاعدگی کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں ان میں اجلاسات، مطالعہ

کتب، تبلیغ کے سلسلہ میں پبلک میں پمفلٹس کی تقسیم، پکنک، کلواجمیعاً، وقارعمل، خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعائیہ خطوط، ہومیو پیتھک علاج اور خدمت خلق وغیرہ کے پروگرام شامل ہیں۔ اسی طرح ابتدا سے ہی لجنہ برازیل کو ضیافت کے شعبہ میں مسلسل نمایاں اور قابل قدر خدمت کی توفیق مل رہی ہے چنانچہ تمام جلسوں اور دیگر تقریبات میں لجنہ اماء اللہ برازیل کے تحت مشن ہاؤس میں ہی کھانا تیار کیا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ برازیل کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کی راہنمائی میں مقبول خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

# ایک سبق آموز بات

## کلمہ اور اخلاق

آپ اپنے اخلاق، اپنے معاملات اور اپنے کردار کو جو چودہ سو سال پہلے آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے تھے ان کو اختیار کریں۔ زمانہ آپ کے پیچھے آئے گا۔ آپ کلمہ پڑھتے پڑھتے اخلاق تک پہنچیں۔ لوگ آپ کے اخلاق کو دیکھتے دیکھتے کلمہ تک پہنچ جائیں گے۔

(مرسلہ: محمد عمر تماپوری۔ انڈیا)

# طلوع وغروب آفتاب

| ۹/فروری 2023ء | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | 05:37 | 18:15 |
| مدینہ منورہ | 05:40 | 18:12 |
| قادیان | 05:54 | 18:09 |
| ربوہ | 05:34 | 17:49 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | 05:58 | 17:07 |

# فقہی کارنر

## قرآن شریف سے فال لینے کی ناپسندیدگی

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی محمد اسماعیل مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم بیان فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن شریف سے فال لینے سے منع فرمایا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 429)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ لکھتے ہیں:

قرآن شریف سے فال لینے سے حضرت صاحب عموماً منع فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بہتر یہ ہے کہ جو امر پیش آوے اس کے متعلق استخارہ کر لیا جاوے۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صفحہ 199)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)